عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۲۲

باخدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار

خبردار

یہ روضۂ رسولؐ ہے اگر نیت بد ہوئی تو تباہ ہو جاؤ گے

گستاخوں کو عبرتناک سزا

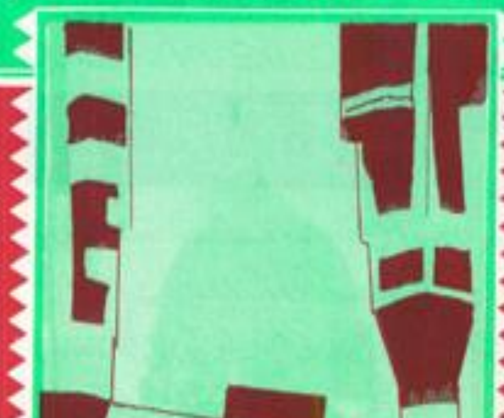

شریعت محمدیؐ اور پاکستان

کامل مومن کی پہچان

بدنام زمانہ

شیطان رشدی

اور غیر مسلم

عقیدۂ

ختم نبوت

اداریہ

شق القمر کا معجزہ، مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے مختلف خیالات

بزم ختم نبوت

قادیانیوں کے جارحانہ عزائم

بیسویں صدی کے غلام

قادیانیوں کی جارحانہ وارداتیں

حضرات علماء کرام اور دیگر مبلغین ملت قادیانی گروہ کے جارحانہ عزائم اور سرگرمیوں کے بارے میں بار بار اظہار خیال کر چکے ہیں اور مختلف ذریعوں سے حکومت اور اہل اسلام کو خبردار کر چکے ہیں کہ قادیانی گروہ ایک جارح اور دہشت گروہ ہے جو تحریک ختم نبوت اور فعالیہ دینی تحاریک کے اجراء کے رد عمل میں بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا اور جارحیت کے راستے پر گامزن ہو کر ملک میں امن عامہ کی صورت حال کو خراب کرنے میں مصروف و مشغول ہے۔

مرزا طاہر کے کرسی صدارت پر آجانے کے بعد اس قسم کی جارحانہ وارداتوں میں شدت سے اضافہ ہونے لگا ہے اغواء۔ قاتلانہ حملہ اور اہل اسلام کے رہبروں کے خلاف خطرناک تحریکیں بڑے زوروں پر ہیں۔ گزشتہ چند واقعات پر حکومت کی بے توجہی اور لاپرواہی نے قادیانی گروہ کی اس قدر حوصلہ افزائی کی ہے کہ اب دن دہاڑے علماء کرام پر حملہ ہونے لگا ہے۔

عید الاضحٰی کا موقع ہے۔ کھاریاں کے امیر ختم نبوت مولانا محمد امیر قربانی کی کھالوں سے جمع شدہ رقم غرباء میں تقسیم کرنے کی خاطر جا رہے ہیں۔ کہ یکایک قادیانی گروہ کی جانب سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مولانا موصوف عقیدہ ختم نبوۃ کے تحفظ کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں اور اہل باطل کی ریشہ دوانیوں کو علی الاعلان بے نقاب کرتے ہیں اور حال ہی میں ان کی اس محنت کے نتیجے میں تقریباً ۲۰ قادیانیوں نے قادیانیت سے توبہ کرتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا تھا۔ قادیانی گروہ مولانا موصوف کی سرگرمیوں سے سخت پریشان تھا اور ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی طاقت کا استعمال کیا گیا۔ اسکے باوجود اہل اسلام اور ختم نبوت کے قائدین اس مسئلے پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ مگر بد قسمتی سے قادیانی گروہ نے اسے کمزوری پر محمول کیا ہے۔ جو ان کی نادانی یا صورت حال کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی ایک کوشش ہے اس لئے ہم حکومت کے ذمہ دار افراد سے گذارش کریں گے کہ صورت حال کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے اور اہل اسلام کے رد عمل سے قبل ہی ان کی جارحیت کا سد باب کیا جائے۔ خدا نخواستہ حکومت نے تساہل سے کام لے کر اس مسئلے کو دبانے کی کوشش

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

کی تو یقیناً یہ ملک و ملت کے لئے نقصان دہ مسئلہ ہوگا اس لئے حکومت بلا تاخیر مجرموں کو گرفتار کرے اور ان جارحانہ سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے اعلیٰ سطح پر مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

بیسویں صدی کے غلام

دوسری قوموں کے غلام ہونے کا طعنہ ہی ہمارے لئے کیا کم تھا کہ ہانگ کانگ کے ایک صحافی نے ایشیا میگزین میں اس بات کو واقعات کی روشنی میں تفصیلاً بیان کر دیا کہ پاکستان کے صوبہ سرحد میں اپنوں نے اپنوں کو غلام بنا کر رکھا ہے اور غلامی کا کاروبار بڑے زوروں پر چل رہا ہے۔ بے شمار واقعات میں سے ایک یہ بھی ملاحظہ فرمائیے! صحافی لکھتا ہے کہ

دوسرے صوبہ سے کچھ اجنبی پشاور بس کے ذریعہ پہنچتے ہیں جہاں سے ڈیڑھ گھنٹہ پیدل سفر کے بعد وہ مدینہ نامی ایک گاؤں آتے ہیں انھیں ایک مقروض اور ان پڑھ شخص حکیم خان سے ملنا ہے حکیم خان کی کوئی ذاتی جائیداد زمین نہیں۔ وہ ایک کسان کا تین ہزار کا مقروض ہے اس کے بدلہ میں کسان کو کھیتوں میں کام کرنے کے علاوہ اس کا ذاتی ملازم بھی بننا ہوتا ہے یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک وہ اپنے قرض کی ادائیگی سے فارغ نہیں ہو جاتا اگرچہ یہ ایک غلط کام ہے لیکن دہقان کی حکیم خاں کی اس میں کوئی مرضی شامل نہیں کسان کے گھر مہمان آجائیں تو حکیم خان کو ان کی خدمت کرنی ہے دن کو کھیتوں میں محنت اور رات کو اس مالک کے تمباکو کی فصل کی چوکیداری بھی کرنی اسکے فرائض میں داخل ہے۔ اس غربت بھری زندگی میں وہ ایک بیٹی کا باپ بھی ہے اور اس کے قرضے کی ادائیگی کے بدلہ میں اس کی بیٹی کو مانگ لیا جاتا ہے۔ اور اس کا باپ خاموش سسکتی نگاہوں سے دیکھنے کے سوا اور کچھ نہیں کر پاتا۔ رپورٹ کے مطابق اس جگہ چار ہزار سے زائد غلام ہیں جو غلامی کی چکی میں پس رہے ہیں اور یہ بھی کہا گیا کہ غلام تب ... بھی کئے جا سکتے ہیں یعنی ایک زمین دار دوسرے ... دار سے اس کا غلام قرض ادا کر کے خرید بھی سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی قرض دار فوت ہو جاتا ہے تو یہ قرضہ اس کے لواحقین کے ذمے ہو جاتا ہے۔

اس قسم کے دوسرے روح فرسا واقعات پڑھ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ ایک ایسے ملک میں جہاں شادی بیاہ کے موقع پر لاکھوں روپیہ۔ دعوت اور پارٹیوں میں لاکھوں۔ بچے کے ختنے اور عقیقہ کے موقع پر لاکھوں۔ ووٹ حاصل کرنے اور استقبال کی محفلیں لگانے کے لئے ضائع کر دیا جاتا ہے وہاں ارباب اقتدار کو ان غریبوں اور ظلم و ستم کے مارے ہوئے ان مسلمانوں کا خیال کیوں نہیں آتا ہم۔ کیا کبھی حکومتی سطح پر ان کی امداد کی گئی؟ کیا کبھی انھیں غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرنے کے لئے جماعت تشکیل دی گئی؟ نہیں۔ اس لئے کہ یہاں نام و نمود نہیں۔ شہرت و جاہ نہیں۔ کرسی نہیں۔ کاش کہ حکومت اس پر بھی توجہ دے!۔

پورا ہفتہ انتظار رہتا ہے

حافظ بشیر احمد ڈیروی پکھوڑہ

ختم نبوت کا رسالہ پڑھ کر دل کو بہت خوشی ہوتی

باقی صہ ۲۵ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۱۰ تا ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۰ تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر ۲۲

مدیر مسئول: عبد الرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

۱	عقیدۂ ختم نبوت (اداریہ)	۵
۲	کامل مومن کی خوبی	۶
۳	سیدنا عیسیٰؑ کے معجزات	۷
۴	باخدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار	۸
۵	وہم یا توہم	۱۱
۶	شریعت محمدی اور پاکستان	۱۲
۷	شیطان رشدی اور اس کا شیطانی ناول	۱۵
۸	شق القمر کا معجزہ	۱۸
۹	کیا مرتد واجب القتل ہیں؟	۲۱

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۴۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
نوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
• حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دار العلوم دیوبند انڈیا
• مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
• مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
• شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
• حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
• حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
• حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
• حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
• حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

نارتھ امریکہ
○ وینکوور — جمال عبد الستار
○ ایڈمنٹن — عامر رشید
○ وینی پیگ — میاں حمید
○ ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
○ مونٹریال — آفتاب احمد
○ واشنگٹن — کرامت اللہ
○ شکاگو — محمد عبد الغنی
○ لاس اینجلس — نزل ستید
○ سکرامنٹو — چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
○ قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
○ دوبئی — قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
○ برما — محمود یوسف
○ باربیڈوس — اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ — لے رکیو انصاری
○ برطانیہ — محمد اقبال
○ اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک — محمد ادریس
○ ناروے — میاں اشرف جاوید
○ افریقہ — محمد نذیر افریقی
○ ماریشس — محمد اخلاص احمد
○ ٹرینیڈاڈ — اسماعیل نائفڈا
○ ری یونین فرانس — عبد الرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش — محی الدین خان
○ مغربی جرمنی — مشتاق الرحمٰن
○ سنگاپور — سید ذہیر حسن بخاری

ہدیہ عقیدت

بحضور خاتم الانبیاء
صلی اللہ علیہ وسلم

نفرتوں کی تیرگی کو روشنی دی آپؐ نے
اور محبت کے گلوں کو تازگی دی آپؐ نے
لڑ رہے تھے جو قبائل چھوٹی چھوٹی بات پر
ان قدیمی دشمنوں کو دوستی دی آپؐ نے
حضرتِ سلمانؓ، یا سعدؓ ہوں، یا ہوں بلالؓ،
بیکسوں بے آسروں کو زندگی دی آپؐ نے
رہزنوں کو رہنمائی کا ہنر سکھلا دیا!
پر خطاؤں عاصیوں کو زاہدی دی آپؐ نے،
ظالموں کے روبرو جرأت عطا کی بات کی!
اور مظلوموں کو پیہم مشفقی دی آپؐ نے۔،
زنگ آلودہ دلوں کو آپؐ نے صیقل کیا
ختم کر کے ہر کدورت دلبری دی آپؐ نے
جل رہا تھا رنج و غم کی دھوپ میں انجم جہاں
رحمتوں کی چھاؤں کر کے ہر خوشی دی آپؐ نے

حافظ عبدالرحمٰن انجم ساہیوال

اداریہ

عقیدہ ختم نبوت۔ آنحضرتؐ کے بعد دعوائے نبوت بالاجماع کفر ہے

از۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، اور آپؐ کے بعد کسی شخص کو نبی نہیں بنایا جائے گا۔ یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اور پوری امت اسلامیہ کا اس پر اجماع و اتفاق ہے۔

قرآن کریم

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنے رسالہ "ختم نبوت کامل" میں قرآن کریم کی ایک سو سے زیادہ آیات عقیدۂ ختم نبوت پر نقل کی ہیں ان میں سے ایک سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"محمدؐ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے، لیکن رسول ہے اللہ کا، اور مہر سب نبیوں پر، اور ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا"

احادیث نبویؐ

ختم نبوت کا عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سو سے زیادہ احادیث میں بیان فرمایا۔ ان میں سے چند احادیث یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱: فرمایا میری اُمت میں تیس جھوٹے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیینؐ ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (ابو داؤد صـ۲۲۷، ج ۲، ترمذی صـ۴۵ ج ۲)

اس حدیث میں میں خاتم النبیینؐ کی تفسیر بیان فرمادی کہ میرےؐ بعد کوئی نبی نہیں یہ حدیث متواتر ہے اور بارہ صحابہ سے مروی ہے۔

حدیث ۲۔ حضرت علیؓ سے فرمایا۔ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے۔ جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(صحیح بخاری صـ۶۳۲۔ ج ۲۔ صحیح مسلم صـ۲۷۹ ج ۲)

حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے تابع نبی تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی تابع نبی بھی نہیں آسکتا یہ حدیث بھی متواتر ہے۔ اور پندرہ صحابہؓ سے مروی ہے۔

حدیث نمبر ۳: فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بڑا خوبصورت محل بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس کو دیکھتے اور اس کے حسن و خوبی پر تعجب کرتے اور یوں کہتے کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں خالی چھوڑ دی گئی۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نبوت کے محل کی وہی آخری اینٹ ہوں۔ میںؐ نے آکر نبوت کے محل کی تکمیل کر دی۔

(صحیح بخاری صـ۵۰۱ ج ۱۔ صحیح مسلم صـ۲۴۸ ج ۲)

اس حدیث میں ختم نبوت کی ایک محسوس مثال بیان کر دی کہ محل کی تکمیل کے بعد مزید کسی اینٹ کے لگانے کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد اب کسی کے نبی ہونے کی گنجائش نہیں رہی۔

اجماع اُمت

پوری اُمت اسلامیہ کا اجماع اور اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپکے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا اور بے ایمان ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔

"معجزہ دکھلانے کا دعویٰ کرنا شاخ ہے۔ دعویٰ نبوت کی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے" (شرح فقہ اکبر صـ۲۰۲)

کامل مومن کی خوبی

از: محمد شفیع عمر الدین، میرپور خاص

ہمیں اپنے حضرات اسلاف کی مبارک زندگیوں کو اپنا رہنما بنانا چاہئیے۔ اس میں دونوں جہانوں کی سرخروئی ہے۔

حضرت محمد بن المنکدرؒ ایک بڑے بزرگ گذرے ہیں۔ آپ ملبوسات کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کی دوکان پر بعض کپڑوں کی قیمت فروخت پانچ دینار اور بعض کی دس دینار تھی۔ ایک دن آپ دوکان پر موجود نہ تھے۔ اور عدم موجودگی میں آپ کے شاگرد نے پانچ دینار قیمت والا کپڑا دس دینار میں ایک اعرابی کو فروخت کر دیا۔ جب آپ دوکان پر آئے اور اس بات کا پتہ چلا۔ تو آپ اعرابی کی تلاش میں چلے گئے۔ جب وہ اعرابی ملا تو آپ نے اسے بتایا کہ آپ نے جو کپڑا میری دوکان سے خریدا ہے۔ اس کی قیمت ۵ دینار سے زیادہ نہیں ہے لہٰذا آپ یا سودا فسخ کر دیں۔ اور کپڑا واپس کر کے رقم لے لیں۔ یا اس سے گراں قیمت والا کپڑا اس کے بدلے میں لے لیں۔ کیوں کہ جو چیز میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ کسی اور کے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔ اعرابی نے جواب دیا۔ کہ میں نے اپنی خوشی سے دس دینار میں یہ کپڑا خریدا ہے۔ باوجود اعرابی کے اس جواب کے آپ نے پانچ دینار اسے واپس کر دیئے۔ (کیمیائے سعادت)

تاجر حضرات کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے اور ان پر لازم ہے کہ خریداروں کے ساتھ دیانتدارانہ برتاؤ کیا کریں۔ دینی کتابیں تجارتی احکام سے متعلق بھری پڑی ہیں۔ ان سے تجارت کے احکام سیکھیں۔ اور شریعت کے مطابق خرید و فروخت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اور بے تحاشا حلال و حرام کا خیال رکھے بغیر سرمایہ سمیٹنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔ اور دھوکہ اور فریب سے دور رہیں۔

یاد رکھیں سچائی سے معاملہ کرنے والا امانتدار تاجر قیامت کے دن حضرات انبیاءؑ، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (راہ عمل بحوالہ ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱) :۔ لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ

(اربعین حضرت مولانا جامیؒ)

ترجمہ :۔ کوئی تم سے (کامل) مومن نہیں ہو سکتا ہے جب تک وہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہ (اپنے مسلمان) بھائی کے لئے پسند نہ کرے۔

مسلمانو! اسی صورت میں تم ہو اہل ایمان سے
کی جو الفت ہے اپنے نفس سے، ہو اخواں سے
(مولانا ظفر علی خانؒ)

(۲) :۔ احب للناس ماتحب لنفسک
(الجامع الصغیر)

ترجمہ:۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

ان احادیث شریفہ سے ہمیں دوسروں کے ساتھ بھلائی اور حسن معاملہ کا سبق ملتا ہے۔ اگر ہم دوسروں کے خیر خواہ بن کر رہیں۔ اور ان کے لئے وہی بھلائی کی باتیں چاہیں۔ جو اپنے لئے چاہتے ہیں۔ تو زندگی سکون اور اطمینان، باہم پیار و محبت، ہمدردی اور خیر خواہی سے گذرے گی۔

یہ حقیقت ہے کہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ دوسروں کا برتاؤ اس کے ساتھ نہایت اچھا ہو وہ اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ اس کے ساتھ ان کا برتاؤ خیر خواہی اور دیانتداری کا ہو۔ نیز وہ یہ بات ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اس کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آئے۔ یا کوئی اس کے ساتھ کسی قسم کا دھوکا یا فریب کرے وغیرہ۔ لہٰذا جو باتیں اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی باتیں اسے دوسروں کے لئے بھی پسند کرنی چاہئیں۔ اور جو باتیں وہ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ وہ دوسروں کے لئے بھی ناپسند کرنی چاہئیں۔ ایک کلمہ گو کے لئے یہ ایک بہت پایہ دستور العمل ہے۔ اس کو اپنانے سے ہر طرف بھلائی ہی بھلائی نظر آئے گی۔ اور برائیوں کا سدباب ہو جائے گا۔

عشقِ رسول

ایک دوست (ڈاکٹر غلام رسول مرزا) نے اپنا یہ واقعہ سنایا۔

۱۹۳۴ء کی بات ہے میں انگلستان سے ڈاکٹری پاس کر کے نیا نیا پنجاب میں واپس آیا تھا۔ مجھ پر صاحبیت کا دورہ تھا۔ داڑھی مونچھ منڈواتا، پائپ منہ میں رکھتا اور مغربی وضع قطع سے رہتا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوؤں نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا اپنا شیوہ بنا رکھا تھا مجھے پالم پور کے ہندو علاقہ میں بطور اسسٹنٹ سول سرجن تعینات کیا گیا۔ وہاں میرے سوائے باقی سب افسر غیر مسلم تھے افسروں کی ایک کلب تھی جہاں میں بھی آتا جاتا تھا۔ ایک کلب

باقی ص۲۵ پر

سیّدنا حضرت عیسیٰؑ کے معجزات

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب بنی اسرائیل کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو اپنے چار معجزات کا تذکرہ فرمایا۔ جو سورۃ آل عمران میں میں تفصیل سے موجود ہیں۔

"وہ رسول ہیں۔ بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتے ہوئے آئیں گے۔ کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں۔ کہ میں تمہارے سامنے مٹی کے پرندے بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً اللہ کے حکم سے پرندہ ہو جاتی ہے۔ اور شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو، اور میں مردوں کو جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو بے شک ان باتوں میں بڑی نشانی ہے۔ اگر تم لوگ ایمان رکھتے"

اس بیان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے چار معجزات کا ذکر کیا ہے۔ (۱) مٹی کے پرندے بنانا، اور پھونک مار کر اڑا دینا۔ (۲) مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، (۳) مردوں کو زندہ کرنا، اور گھروں میں جو کچھ کھانے پینے کی اشیاء ہوں، ان کی خبر دینا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کی تائید اور صداقت کے اظہار کے لئے بعض دفعہ ان کے ہاتھ پر خرق عادت افعال صادر فرماتا ہے۔ جس میں اس بندے کا کوئی نہ تو ذاتی کمال اور نہ اپنی طاقت ہو۔ پھر جس دور میں بھی نبی کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر فرمایا۔ اس زمانے کے حالات کے مطابق معجزہ عطا فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو کا فن عروج پر تھا۔ اللہ تعالیٰ علیہ السلام کو ایسے معجزات دیئے۔ جن میں جادو کا توڑ تھا کہ ماہر جادوگر بھی عاجز آگئے اور تسلیم کر لیا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ مبارک پر جو کچھ صادر ہوا ہے۔ یہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں علم طب و حکمت اپنے تمام تر شباب کے ساتھ موجود تھا۔ اس وقت ارسطو۔ بقراط۔ سقراط اور افلاطون جیسے مشاہیر حکماء موجود تھے۔ جن کی آج بھی مثال دی جاتی ہے۔ تو خالق کائنات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو معجزات دیئے جس کی آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی سائنسی دنیا نظیر لانے سے قاصر ہے۔

جب بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ معجزہ طلب کیا کہ آپ مٹی کا پرندہ بنا کر اڑا دیجئے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چمگادڑ بنا کر پھونک ماری۔ وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر اڑ گیا۔ چمگادڑ عجیب پرندہ ہے۔ اس کے آدمی کی طرح دانت ہوتے ہیں۔ اور یہ آدمی کی طرح ہنستا ہے۔ اور پروں کے بغیر اپنے بازوؤں سے اڑتا ہے۔ اور یہ پرندہ جانوروں کی طرح بچہ جنتا ہے۔ اور اس کو حیض بھی آتا ہے۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ یہ چمگادڑ اڑتے رہتے۔ اور جب بنی اسرائیل کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے تو گر کر مر جاتے۔ اور ایسا اس لئے ہوتا کہ خدا اور بندۂ خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ فرق باقی رہے۔ (جمل ج ۱ ص۲۷۲)

مادر زاد اندھوں کو شفا ملنا

روایات میں آتا ہے کہ ایک دن میں پچاس اندھوں اور کوڑھیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پھیرنے اور دعا کرنے سے شفاء حاصل ہوئی۔ اور وہ ایمان لائے۔ (جمل ج ص۲۷۲)

مُردوں کو زندہ کرنا

عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ فرماتے تھے۔ ان میں ایک عاذر (۲) نیز ایک بوڑھی عورت کے لڑکے کو، اور (۳) اور ایک چونگی وصول کرنے والے کی لڑکی کو۔ زندہ فرمایا

عاذر:۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوست تھے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں وفات پا گئے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کو اطلاع ہوئی تشریف لائے۔ عاذر کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے۔ اور ان کا نام لیا۔ اور فرمایا۔ "قم باذن اللہ"۔ تو عاذر زندہ ہو گئے اور اس کے بعد برسوں زندہ رہے۔ اور صاحب اولاد ہوئے۔ ایک بوڑھی کا بیٹا وفات پا گیا۔ اچانک اس طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ہوا۔ تو اس کی والدہ کے اصرار پر دعا کی۔ اور وہ زندہ ہو گیا۔ اور مدتوں اس کے بعد زندہ رہا۔

ایک لڑکی: چونگی وصول کرنے والے کی بیٹی مر گئی تھی۔ بعد میں ایک دن بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور وہ زندہ ہو گئی اور بہت عرصہ تک زندہ رہی۔ اور کئی اولادیں اس کی ہوئیں۔

جب مندرجہ بالا تینوں مُردوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندہ کیا تو بنی اسرائیل کے بعض شریروں نے کہا یہ لوگ تو سرے سے مرے ہی نہ تھے۔ ہم تو تب مانیں جب آپ سام بن نوح علیہ السلام کو زندہ کریں۔ جو پرانے فوت شدہ ہیں۔ اور جن کو چار ہزار برس گذر چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے ان کی قبر پر لے چلو۔ چنانچہ جب ان کی قبر پر پہنچے اور دعا کی تو سام بن نوح علیہ السلام زندہ ہو گئے۔ جو گھبرائے ہوئے تھے۔ اور پوچھتے تھے کہ کیا قیامت قائم ہو گئی ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ اور دوبارہ ان کا انتقال ہو گیا۔

باخدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار

خبردار

یہ روضۂ رسول ﷺ ہے اگر نیت بد ہوئی تو تباہ ہو جاؤ گے

گستاخوں کو عبرت ناک سزا

مولانا قاضی
محمد اسرائیل
مانسہرہ

اللہ رب العزت نے اپنے دین حق کی حفاظت خود کرنی ہے جس طرح خدا کسی کا محتاج نہیں اسی طرح اس کا دین بھی کسی کا محتاج نہیں۔ جب بھی کوئی بدبخت دین پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا تباہ و برباد ہو گا یہ تو حق و صداقت کا چمکتا ہوا چراغ ہے انشاء اللہ اسی طرح چمکتا ہی رہے گا۔ جو اس کو بجھانے کی کوشش کرے گا وہ خود ہی ناکام و نامراد ہوگا۔ ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

ہر دور میں کچھ بدنصیبوں نے دین اور پیغمبر اسلام کے خلاف سازش کی۔ اللہ پاک نے کی ناپاک چالوں کو خاک میں ملا دیا۔ دنیا میں بھی کو رسوا کیا۔ اور آخرت میں ان کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ ہم مستند تاریخ کی کتب سے صرف چار واقعات بطور عبرت نقل کرتے ہیں اور مسلمانانِ عالم کو یہ دعوۃ دیتے ہیں کہ مسلمانو!

دین حق کے لئے سب کچھ قربان کردو مسلمانو! آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے تمام اپنے اختلافات کو ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ۔ مسلمانو! تم اپنے ذاتی مفادات اور سیاسی مقاصد کے لئے تو جمع ہو جاتے ہو مگر کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے لئے تم ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے آیئے عشق و وفا کے پیکر بن کر ان واقعات کو پڑھیئے اور دین کی سربلندی کے لئے کوشش کیجئے۔

۱۔ عادل بادشاہ حضرت نورالدین زنگی نے ۵۵۷ھ میں نماز تہجد کے بعد ایک رات میں تین مرتبہ (بعض کتب میں تین راتوں کا ذکر بھی ہے) یہ خواب دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصوں کو دکھلا کر یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ۔

اے نورالدین! تم ان دونوں کو مجھ سے جدا کرو۔ تم ان دونوں سے مجھ کو بہت جلد بچاؤ۔ سلطان نورالدین یہ خواب دیکھ کر گھبرا گیا اور اپنے دین دار صالح وزیر جمال الدین موصلی سے اس خواب کا ذکر کیا تو وزیر موصوف نے بے چین ہو کر انتہائی اضطراب میں یہ عرض کیا کہ اے سلطان عادل! اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں کوئی بہت بڑا حادثہ ہو گیا۔ لہٰذا اب ایک لمحہ کے لئے بھی ہمارا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں اور انتہائی ضروری ہے کہ ہم دونوں نہایت خاموشی کے ساتھ بالکل ہی پراسرار طریقہ پر فوراً مدینہ منورہ حاضر ہو جائیں۔ چنانچہ صرف بیس آدمیوں کے ہمراہ کثیر دولت لے کر تیز رفتار سواریوں پر سفر کر کے صرف ۱۶ روز میں سلطان بمع وزیر کے ملک شام سے ناگہاں مدینہ منورہ پہنچ گئے بادشاہ نے مسجد نبوی میں دوگانہ ادا کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور صحن مسجد میں بیٹھ گئے اور وزیر نے اعلان کیا کہ بادشاہ اس وقت قبر انور کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور اہل مدینہ کو نذرانہ عقیدت کے طور پر ایک کثیر رقم ہر ہر فرد کو مرحمت فرمانے کا ارادہ رکھتے لہٰذا مدینہ منورہ کا ہر باشندہ سلطان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا اپنا نذرانہ لے جائے چنانچہ اہل مدینہ حضور سلطانی میں آ کر نذرانہ وصول کرتے رہے مگر جن دو شخصوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دکھلایا تھا وہ دونوں نظر نہیں آئے۔ یہاں تک کہ جب لوگوں کی آمد کا سلسلہ ختم ہو گیا تو سلطان نے دریافت فرمایا کہ کیا کوئی ایسا باقی رہ گیا ہے جو ابھی تک نذرانہ لینے نہیں آیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا باشندگان مدینہ میں سے تو کوئی شخص بھی باقی نہیں رہ گیا ہے۔ مگر روم کے رہنے والے دو انتہائی عابد و زاہد آدمی ایسے ہیں جو کبھی کسی کا عطیہ قبول نہیں کرتے بلکہ خود بے شمار مال و دولت مدینہ منورہ کے فقراء و مساکین پر تصدق کرتے رہتے ہیں۔ صرف یہی دونوں ابھی تک بارگاہِ سلطانی میں حاضر نہیں ہوئے ہیں۔

سلطان نے فوراً ان دونوں کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ جب یہ دونوں سلطان کے سامنے آئے تو حیرت و استعجاب سے سلطان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ یہی وہ دونوں شخص تھے۔ جن کو خواب میں دکھلا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا کہ "اے نورالدین! تم ان دونوں کو مجھ سے جدا کرو" سلطان نے ان دونوں کو فرمایا کہ تم دونوں کہاں کے رہنے والے ہو؟

دونوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ بلادِ مغرب کے رہنے والے ہیں امسال ہم حج کے لئے آئے تھے اور اب ایک سال تک کے لئے یہاں روضہ منورہ کے مجاور بن کر رہنے کا عزم کر لیا ہے۔ سلطان نے غضب سے تیوری چڑھا کر کئی بار فرمایا کہ تم لوگ سچ سچ بولو مگر دونوں ہر بار نہایت جرأت کے ساتھ یہی کہتے رہے۔ بالآخر سلطان نے ان دونوں کی قیام گاہ کا پتہ دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ دونوں روضہ منورہ کے بالکل قریب ایک رباط کے اندر مقیم ہیں سلطان نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا اور ان کے کمرہ میں داخل ہو گیا۔ دیکھا کہ کمرہ میں بے شمار درہم و دینار کا انبار لگا ہوا ہے۔ طاقوں پر چند کتابیں رکھی ہوئی ہیں اور دو مصلے پڑے ہیں۔ کمرے میں اس کے

سوا کوئی دوسرا نظر نہیں آیا۔ سلطان نے جب اہل مدینہ کے عمائد واشراف سے دونوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو سب نے کہا کہ دونوں نہایت صالح مرد ہمیشہ روزہ دار، زاہد شب زندہ دار، تہجد گزار ہیں دن رات روزہ انور پر حاضر رہتے ہیں، روزانہ صبح کو جنت البقیع اور ہر سنیچر کو مسجد قبا کی زیارت کو جاتے ہیں اور کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہیں کرتے اور امسال کی قحط سالی میں مدینہ منورہ کے باشندوں کی بے انتہا مالی مدد کی ہے سلطان اِن دونوں کی زاہدانہ صورتوں کو دیکھ کر اہل مدینہ کی مدح سرائی سُن سُن کر محو حیرت تھا۔ اور پیکر تعجب بن کر کمرے میں بار بار چکر لگاتا اور نیچے اوپر دیکھتا رہا یہاں تک کہ سلطان نے کمرے کے فرش اور چٹائی اُٹھانے کا حکم دیا۔ جب چٹائی اُٹھائی گئی تو ناگہاں یہ نظر آیا کہ زمین میں اتنی گہری سرنگ کھودی گئی ہے۔ جو قبر انور تک پہنچ چکی ہے سلطان اور اہل مدینہ ہوشربا منظر دیکھ کر ایک دم سناٹے میں آگئے اور ان کی حیرت نہ رہی۔ سلطان نے غصہ میں سرخ انگارہ بن کر تڑپتے ہوئے پوچھا کہ تم سچ سچ بول دو کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ کچھ دیر تو دونوں خاموش رہے مگر جب ان دونوں پر کوڑوں کی مار پڑنے لگی تو دونوں کہنے لگے کہ اے سلطان ہم نصرانی ہیں ہم کو روم کے نصرانیوں نے مغربی حجاج کے ساتھ بے شمار مال و دولت دے کر اس مقصد کے لئے یہاں بھیجا ہے کہ ہم قبر انور کھود کر پیغمبر اسلام کے جسم انور کو لے جائیں۔ چنانچہ ہم لوگ ساری رات نقب کھودتے ہیں۔ اور مٹی کو ایک تھیلے میں جمع کر کے روزانہ صبح کو جنت البقیع کے قبرستان میں پھینک دیتے ہیں۔ یہ نقب بالکل قبر شریف تک پہنچ چکا ہے اور کل ہی رات ہم جسم مبارک نکالنے والے تھے۔ مگر ناگہاں رات میں شدید بارش اور برق و باد کا طوفان آجانے سے ہم یہ کام نہ کر سکے اور آج صبح کو اچانک سلطان تشریف لائے اور ہم گرفتار ہو گئے۔

سلطان نورالدین ان ناپاک ظالموں اور خوفناک مجرموں کا لرزہ خیز اور دل ہلا دینے والا بیان سُن کر لرزہ براندام ہو گیا۔ اور جوش غضب میں روزہ انور کی دیوار پکڑ کر پھوٹ پھوٹ کر زار و قطار رونے لگا اور پھر غیظ و غضب میں بے خود ہو کر اپنی تلوار سے اِن دونوں ملعونوں کا سر اُڑا دیا اور ان کی لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے آگ میں جلا کر راکھ بنا دیا اور اپنی خوش نصیبی پر ناز کر کے خداوند کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنے لگا اور کہنے لگا کہ حضورؐ کا مجھ پر کتنا کرم ہے کہ تمام جہان والوں میں سے اس خدمت کے لئے مجھ کمترین غلام کو منتخب فرمایا اور تین تین مرتبہ خواب میں مجھے اپنے دیدار پُرانوار سے مشرف فرما کر اس خدمت کے لئے مامور فرمایا۔ سلطان بار بار یہی کہتے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو کے قطرات گوہر آبدار بن کر اُن کے چمکتے ہوئے رخسار پر نثار ہو رہے تھے۔ اسی خوشی میں سلطان نے بے شمار دولت لٹا کر غریبوں کو مالا مال اور مسکینوں کو نہال کر دیا۔ پھر روضہ انور کے اردگرد چاروں طرف نہایت گہری نیو کھدوا کر اور سیسہ پگھلا کر اس نیو میں بھروا دیا تاکہ قبر انور کے گرد سیسہ کی دیواریں کوئی نقب نہ لگا سکے۔

وفاء الوفا صفحہ ۶۴۸ جلد نمبر ۲

قارئین کرام وہ کتنا خوش نصیب بادشاہ تھا جس کو رسول کریمؐ تین بار خواب میں نظر آئے اور دو بدبختوں کا پتا بتایا یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جس طرح خدا اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح اپنے رسول کی حفاظت بھی خود ہی کرتا ہے۔ بادشاہ کو جو وزیر ملا وہ بھی بڑا ہی سمجھدار اور نیک انسان تھا کہ وہ پوری صورتحال سمجھ گیا۔

○

۹۱ھ میں اُموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے حکم سے مدینہ منورہ کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مسجد نبویؐ کی تعمیر کے لئے قبر انور کے حجرہ کی دیواروں کو منہدم کرنے کا حکم دیا۔ دیوار گرتے ہی قبر انور پر نظر آنے لگی ایک رومی معمار نصرانی تھا اس نے یہ دیکھ کر اس وقت مسجد میں کوئی مسلمان موجود نہیں ہے اپنے نصرانی ساتھیوں سے کہا کہ میں پیغمبر اسلام کی قبر پر پیشاب کر دوں گا۔ معاذ اللہ! اس کے ساتھیوں نے اس کو اس ناپاک ارادہ سے ہر چند منع کیا مگر وہ ملعون نہیں مانا لیکن وہ ابھی اس ارادہ سے چلا ہی تھا کہ اوپر سے ایک پتھر اس کے سر پر گرا اور اس کا بھیجا پاش پاش ہو کر بکھر گیا یہ معجزہ دیکھ کر بہت سے نصرانی معمار اسی وقت مشرف بااسلام ہو گئے

وفاالوفاء صفحہ ۵۱۹ جلد نمبر ۳

○

جب مصر کے عبیدی خاندان کے بادشاہ کا حجاز پر بھی تسلط ہو گیا تو بعض زندیقوں نے بادشاہ کو یہ ناپاک مشورہ دیا اگر روضہ رسولؐ کو کھود کر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم انور اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے مبارک جسموں کو مدینہ منورہ سے منتقل کر کے مصر میں دفن کر دیا جائے تو مصر کی عزت و عظمت میں چار چاند لگ جائیں گے تمام دنیائے اسلام کے زائرین بجائے مدینہ منورہ کے مصر آنے لگیں گے احمق و بددین بادشاہ مصر کو یہ مشورہ پسند آگیا۔ اس نے اپنا ایک معتمد درباری کو اس مہم کے لئے مدینہ بھیج دیا جس کا نام ابوالفتح تھا۔ اہل مدینہ کو اس ناپاک منصوبہ کی خبر ہو گئی تھی۔ جیسے ہی ابوالفتح کا قافلہ اس منحوس عزم کے ساتھ مدینہ منورہ میں داخل ہوا مدینہ منورہ کے ایک قاری نے مجمع عام میں یہ آیت تلاوت کر دی۔

الا تقاتلون قوما نکثوا ایمانهم
وهموا باخراج الرسول وهم
بدؤکم اول مرة اتخشونهم
فالله احق ان تخشوه ان کنتم
مومنین ہ (سورہ توبہ)

کیا نہ لڑو گے تم اس قوم سے کہ توڑا انہوں نے قسموں اپنی کو اور قصد کیا نکال دینے پیغمبرؐ کا اور وہ شروع کی۔ انہوں نے تم سے پہلی بار کیا ڈرتے ہو تم ان سے، پس اللہ بہت حقدار ہے کہ ڈرو تم اس سے اگر ہو تم ایمان والے۔ ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین ابن شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ قاری نے ایسے پُر درد لہجے میں اس آیت کو پڑھا کہ اہل مدینہ کے قلوب میں محبت رسولؐ کے جوش و خروش کا ایک آتش فشاں پھوٹ پڑا اور لوگ غیظ و غضب میں بھر کر اتنے جوش اور طیش میں آگئے کہ ابوالفتح اور اس کے ہمراہیوں کی بوٹی بوٹی کاٹ ڈالنے کا عزم بالجزم کر لیا اس رات میں اچانک ایسی خوفناک آندھی آئی کہ اونٹ مع پالان کے اور گھوڑے مع زین اور سوار کے گیند کی طرح زمین پر لڑھکتے ہوئے نظر آنے لگے یہ قدرتی مناظر دیکھ کر ابوالفتح کے دل پر ایسا خوف و ہراس طاری ہوا کہ وہ مارے دہشت کے بید کی طرح لرزنے اور کانپنے لگا اور قسم کھا کھا کر یہ اعلان کرنے لگا کہ اگر بادشاہ مصر میرا سر بھی کاٹ لے پھر بھی اس ملعون منصوبہ پر ہرگز ہرگز کبھی عمل نہیں کروں گا۔ یہ سُن کر اہل مدینہ کا جوش ٹھنڈا ہوا اور اپنی جان بچا کر ابوالفتح مصر چلا گیا۔ اس نے بادشاہ کو اتنا خوف دلایا کہ اس کے ہوش اُڑ گئے اور وہ اس منصوبہ سے تائب ہو گیا۔

○

محب طبری اپنی کتاب الریاض النضرہ میں تحریر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حلب کے کچھ منکرین صحابہؓ نے لاکھوں اشرفیوں کی رقم اور بے شمار تحائف امیر مدینہ کی خدمت میں رشوت کے طور پر اس مقصد کے لئے پیش کیا کہ وہ انہیں مسجد نبوی میں رات رہنے اور روضہ مبارک میں نقب لگا کر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مبارک جسموں کو قبر انور سے نکال کر لے جانے کی اجازت دے رشوت خور امیر لالچ کا شکار ہو گیا۔ اور ان خونخوار درندوں کو مسجد نبوی میں رات بھر رہنے اور اپنا منصوبہ پورا کرنے کی اجازت دے دی اور مسجد نبویؐ کے شیخ الخدام شمس الدین صواب کو حکم دیا کہ جس وقت رات میں ان کا گروہ مسجد نبویؐ میں داخل ہونا چاہے تو ان کے لئے دروازے کھول دینا شمس الدین صواب کا بیان ہے کہ آدھی رات کو چالیس آدمیوں کا گروہ کدال پھاوڑے اور دوسرے کھدائی کے آلات و سامان سے مسلح ہو کر مسجد نبویؐ میں داخل ہوا۔ میں مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر رونے لگا اپنے مولا کی شان کے قربان کہ جیسے ہی یہ مردود لوگ منبر شریف کے قریب پہنچے ایکدم سب کے سب زمین میں دھنسنے لگے یہاں تک کہ سب زندہ درگور ہو گئے دو تہائی رات گزرنے کے بعد امیر مدینہ نے مجھے طلب کر کے ان لوگوں کا حال پوچھا تو میں نے آنکھوں دیکھا ماجرا عرض کر دیا کہ وہ سب لوگ زمین میں دھنس گئے امیر مدینہ نے مجھے ڈانٹ کر کہا کہ تم لوگ بالکل پاگل اور دیوانے ہو گئے ہو۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ پتھر کے فرش میں چالیس آدمی زمین کے اندر دھنس گئے؟ میں نے عرض کیا کہ امیر خود چل کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ ابھی تک ان لوگوں کے زمین میں دھنس جانے کا نشان باقی ہے اور ابھی تک ان کے زمین میں دھنسے ہوئے لباس وغیرہ کے کچھ نشان نظر آ رہے ہیں یہ سُن کر امیر مدینہ سناٹے میں آگیا اور کہنے لگا کہ خبردار ہرگز ہرگز تم اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کرنا ورنہ میں تلوار سے تمہارا سر اُڑا دوں گا۔

(جذب القلوب صفحہ ۱۲)

سچ فرمایا آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ایک ہی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اسی میں دفن ہوں گے۔ جس طرح اللہ پاک نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ کے جسم کو محفوظ فرمایا۔ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے اجسام پاک کو بھی محفوظ فرمایا۔

ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ آقائے نامدارؐ اور حضرات شیخینؓ کو اللہ پاک نے اپنی عصمت اور حفاظت کے حصار میں معصوم اور محفوظ کیا ہوا ہے ان کی طرف کوئی بھی بدبخت اور بدنصیب دست درازی کسی صورت میں بھی کرے گا۔ وہ خائب و خاسر نامراد و ناکام ہوگا۔ دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی حفاظت خود کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں سارا جگ اس کا محتاج ہے

بقیہ: آپ کے مسائل

س - آپ کو علم ہے کہ ہماری حکومت اسلامی حکومت نہیں ہے بنک اور حکومت کا کاروبار سودی ہے یہاں سے رقمیں پاکستان منتقل کرنے کے دو طریقے ہیں ایک حکومت کے سودی بنکوں کے ذریعے دوسرے پرائیویٹ لوگوں کے ذریعے جن کا یقین ہے کہ وہ ناجائز "شرعی ناجائز" یا اسمگلنگ وغیرہ نہیں کرتے صرف روپے کا لین دین کرتے ہیں اور بنکوں کی نسبت زیادہ بدل میں پیسے دیتے ہیں۔ پوچھنا صرف یہ ہے کہ کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر حکومت اسلامی ہوتی تب تو اخلاقی فرض بنتا مگر ایسی حکومت جو عوام کو لوٹنے کا کوئی موقع ضائع نہ کرے اس پر تو اخلاقی فرض بھی نہیں بنتا جواب میں صرف "شرع" کے نقطۂ نگاہ سے

ج: نجی ذریعہ سے بھی رقم منتقل کرنا شرعاً جائز ہے، گورنمنٹ کے قانون کا مجھے علم نہیں

س: رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا جہنمی ہیں اس میں شک نہیں مگر موجودہ حکومت کے کارندے جو ائیرپورٹ پر ہوتے ہیں وہ اس پر یقین نہیں کرتے ان کے ہاتھ پر کچھ رکھے بغیر ائیرپورٹ سے نکلنا مشکل نہیں ناممکن ہے بامر مجبوری جائز کسٹم اور ساتھ ہاتھ پر کچھ اوپر سے رکھ کر دے دیا کریں۔

ج - اگر ظلم کو دفع کرنے کے لئے رشوت دینی پڑے تو امید ہے کہ دینے والے کو گناہ نہیں ہوگا تاہم استغفار کرنا چاہئے

خیال اپنا اپنا

وہم یا توہم

اس مضمون پر قارئین اپنے نقطۂ نظر کا اظہار کرنا چاہیں تو ہمارے صفحات حاضر ہیں

اردو میں غلط خیالات اور غلط گمان کو وہم یا توہم سے تعبیر کیا جاتا ہے توہمات پر اعتقاد نہ شرعاً صحیح ہے نہ عقلاً، توہمات کی مثالیں بے شمار ہیں مثلاً کسی کام کے لئے نکلتے وقت سامنے سے کوئی خالی گھڑا لے کر نکل پڑا یا کانا (ایک آنکھ والا) نکل پڑا یا بلی سامنے سے گزر گئی یا نکلتے وقت کسی کو چھینک آگئی تو ایسے موقعوں کے لئے کچھ لوگوں نے گمان کر رکھا ہے کہ کام نہ ہوگا کام پر نکلنے والے کو چاہئے کہ واپس آجائے اس کی محنت رائیگاں جائے گی اور بعض نے تو بڑے بہانے کے ساتھ کہہ دیا:

نیں کر کس پرے جو کانا
لوٹ آئے تو بڑا سیانا

اس سائنسی دور میں اکثر پڑھے لکھے لوگ ان توہمات کو نظر انداز کرنے لگے ہیں لیکن بعض توہمات اب بھی مضبوط جڑیں پکڑے ہوئے ہیں ان میں سے منتروں کے ذریعے سانپ بچھو کے زہر کا اتارنا بھی ہے جب کہ یہ سچ ہے کہ کسی منتر سے زہر نہیں اترتا۔ اس کے باوجود بعض لوگ [illegible] خود اس پر عقیدہ رکھتے ہیں ایک صاحب نے بتایا کہ ہمارے یہاں ایک صاحب کو سانپ نے ڈس لیا اس کا عزیز بھاگا بھاگا منتر کے عامل کے پاس پہنچا اور بتایا کہ میرے فلاں عزیز کو سانپ نے کاٹ لیا ہے، منتر والے نے خبر لانے والے کے ایک تھپڑ (طمانچہ) رسید کیا اور مریض اچھا ہوگیا، ایک صاحب نے سنایا جو بی، ایس سی تھے، کہ سانپ کا کاٹا مر گیا، دفن کر دیا گیا، پھر ادھر سے ایک سپیرے بنگالی کا گذر ہوا، بس اس نے قبر سے مارگزیدہ کو نکلوایا، ایک ٹب میں دودھ بھروایا اور منتر پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ سانپ کا کاٹا مردہ زندہ ہوگیا، داد دیجئے! ایسی کہانیوں کو بے شک بعض واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ سانپ کا کاٹا ہوا شخص بے ہوش ہوچکا تھا اور جھاڑ پھونک کے بعد اچھا ہوگیا، یا بچھو کے ڈنگ مارنے سے آدمی رو رہا ہے اور جھاڑ پھونک سے آرام ہوگیا۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہاں سمجھنے میں غلطی ہوتی ہے تحقیق کی جائے تو درج ذیل باتوں میں سے کوئی بات نکلے گی۔

(۱) سانپ زہریلا نہ تھا۔ خوف سے آدمی بے چین ہوا اور ممکن ہے بے ہوش ہوگیا ہو جھاڑ پھونک سے ٹھیک ہوگیا۔

(۲) سانپ زہریلا تھا اور زہر کا اثر ہوا مگر جھاڑ پھونک کے ساتھ کوئی کامیاب تدبیر کی گئی جیسے خون نکال دینا وغیرہ۔ یا کوئی تریاق بھی استعمال کیا گیا۔ بعض جڑی بوٹیوں میں یہ اثرات ہیں کہ وہ زہر کو زائل کر دیتی ہیں۔

(۳) بچھو کا زہر کسی وجہ سے معمولی تھا۔ مثلاً بچھو بچہ تھا اس کے ڈنگ میں ہلکا زہر تھا۔ یا اس کا ڈنگ کہیں اسی وقت ایک بار استعمال ہوچکا تھا اور اس میں زہر کی مقدار برائے نام تھی اس طرح ہلکا اثر تھا مگر مریض اپنی طبیعت سے مجبور ہو کر بہت ظاہر کر رہا تھا منتر پڑھنے کا نفسیاتی اثر پڑا اور کچھ آرام محسوس کیا۔

(۴) منتر کے ساتھ ساتھ کسی دوا کا بھی استعمال ہوا جس نے زہر کو زائل کر دیا۔

سچ یہی ہے کہ منتر سے زہر نہیں اترتا یقین نہ ہو تو جس طرح دواؤں کا تجربہ کیا جاتا ہے منتروں کا تجربہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور میں تو تجربہ کر چکا ہوں اگرچہ اہل علم نے اس تجربہ کو حماقت بتایا لیکن جن صاحب کو یقین نہ ہو وہ یہ تجربہ کریں کوئی زہریلا سانپ مہیا کریں اور کسی چھوٹے جانور کو ڈسوائیں پھر ڈاکٹر چیک کر کے بتائے کہ زہر کا اثر ہوچکا ہے یہ اس لئے کہ سانپ ایک خاص طریقہ سے کاٹتا ہے تب ہی زہر کا اثر ہوتا ہے ورنہ اس منہ سے وہ اپنی غذا بھی تو کھاتا ہے جو زہریلی نہیں ہوتی۔ یا پھر انجکشن والی سرنج میں سانپ کا زہر لے کر کسی چھوٹے جانور کے جسم میں اتار دیا جائے اور اب منتر والوں سے منتر پڑھوایا جائے آپ دیکھیں گے کہ منتر نے کچھ بھی کام نہ کیا، بچھو کے زہر میں بھی یہی ہوگا۔

یہاں ایک اہم بات کا ذکر ضروری ہے وہ یہ کہ حدیث سے ثابت ہے کہ ایک صحابی رضی نے سورۃ فاتحہ سے سانپ کاٹے کو اچھا کر دیا تھا، اس واقعہ کو کرامت سے تعبیر کیا جائے گا ہمارے عقیدہ کے مطابق کوئی خلاف عادت بات اللہ کے کسی نبی علیہ السلام سے ظاہر ہو تو وہ معجزہ کہلاتی ہے اور کسی رسول کے سچے پیرو سے ظاہر ہو تو کرامت کہلاتی ہے۔ ان دونوں میں خدا کی قدرت ظاہر ہوتی ہے خدا پر ایمان اور اس کی قدرت پر یقین وہم نہیں حقیقت ہے لیکن کرامت یا معجزہ اختیاری نہیں ہوتا چنانچہ کوئی بھی اس کا مدعی نہیں ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ سے سانپ یا بچھو کا زہر اتار دے گا اگر وہ سورۃ فاتحہ یا کوئی اور آیت پڑھ کر دم کرتا ہے تو اس کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ

سے اس کے کلام کے ذریعے شفا کا طالب ہے اور بس لہٰذا اگر کسی منتر میں بھی اسی طرح خدا سے رجوع کیا گیا ہو اور کسی غیر اللہ سے التجا نہ کی گئی ہو تو ہم مسلمانوں کے نزدیک اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر اس منتر میں کسی غیر اللہ سے التجاء کی گئی ہو تو وہ ہم مسلمانوں کے نزدیک شرک ہے اس کا استعمال کسی طرح جائز نہیں۔

دوا سے زہر زائل ہونا تو ایسا ہے جیسے پانی سے پیاس بجھنا اور منتر سے زہر زائل ہونا ایسا ہے جیسے دعا سے پیاس بجھنا، پانی موجود ہو اور آدمی پانی نہ پی کر پیاس بجھنے کی دعا کرتا ہے تو یہ اس کی بے عقلی ہوگی لیکن پیاس بجھنے کی دعا کے ساتھ پانی بھی پئے تو بہتر ہے کہ پیاس بجھانے میں اللہ کے عام قانون کی پیروی بھی کی اور اللہ کی طرف رجوع بھی ہوا۔

جن منتروں میں یا دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی گئی ہو، اللہ تعالیٰ سے زہر یا مرض زائل ہونے کی درخواست کی گئی ہو تو اس میں امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ کا کرم ہوگا تو فائدہ ہوگا لیکن ایسے منتر جن میں غیر اللہ کی دہائی پکاری گئی ہو اس کو عمل میں لانے سے شرک بھی ہوگا اور فائدہ سے محرومی بھی ہوگی۔ بعض لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ شرکیہ منتروں سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور اس میں شیاطین کام کرتے ہیں۔ کسی کے پاس اس کی دلیل ہو تو وہ جانے۔ میرے علم میں تو یہ ہے کہ شیطان نہ مرض دور کر سکتا ہے نہ زہر زائل کر سکتا ہے، البتہ اس نے اپنی ناپاک سعی سے مرض یا زہر کا وہم پیدا کر دیا ہو تو اپنے پیدا کئے ہوئے اس وہم کو دور کر سکتا ہے۔ یقین نہ ہو تو اس کا بھی تجربہ کیا جا سکتا ہے ایک شخص کو زہر قاتل دے دیا جائے پھر چاہے وہ شرک کرے اور چاہے جن شیطان اور بھوانی کو سجدہ کرے زہر زائل نہ ہوگا۔ پس ناجائز منتروں سے زہر یا مرض زائل ہونے کا عقیدہ جہاں شرک ہے وہاں وہم بھی ہے۔ منتروں کے استعمال کے سلسلہ میں یہ بات ضروری ہے کہ منتر کے معنی واضح ہوں، اور اس میں کوئی شرکیہ کلمہ نہ ہو، یا پھر قرآنی آیات یا احادیث کی دعائیں ہوں اور ان سب کو بھی درجہ دیا جائے جو دعا کا ہے اور اگر مناسب علاج میسر ہو تو ہرگز ہرگز اس میں کوتاہی نہ ہو۔

واضح رہے کہ جو بات قرآن کریم یا صحیح حدیث نبوی سے ثابت ہے اس کی بنیاد وحی الٰہی ہے اور یقینی ہے اس کے تجربہ کی بات کرنا ایمان میں نقص کی علامت ہے لیکن ایسی بات جو کتاب و سنت سے ثابت نہ ہو، نہ بدیہی طور پر ثابت ہو اور وہ خلاف عقل معلوم ہو رہی ہو اور وہ تجربہ میں ثابت نہ ہو اسے بطور عقیدہ ماننا وہم ہے۔

شریعتِ محمدیؐ اور پاکستان

بھارت کے مسلمان پوچھتے ہیں کہ کیا پاکستان کے قیام کا اصل مقصد حاصل کر لیا ہے؟

از
عبدالغفور درانی
کوئٹہ

ہر معاشرے میں ہر قوم و ملت میں ہر دین و مذہب میں اور ہر نظام حیات میں زندگی کے کچھ اصول ہوا کرتے ہیں۔ اگر ان کو نظر انداز کیا جائے تو ان گنت خرابیاں، بے شمار برائیاں اور ہزاروں فتنے سر اٹھاتے ہیں جہاں تک شریعت محمدیؐ کا تعلق ہے۔ تمام پاکستان میں ڈھونڈنے سے ایک ایسا مسلمان نہیں ملے گا جو اس کے خلاف ہو۔ لیکن ہماری قومی تعمیر میں سب سے بڑی رکاوٹ جو ہمارے معاشرے میں ایک لعنت کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ پاکستان میں شریعت محمدیؐ کے نفاذ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ اب لوگ نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں، اذانیں ہو رہی ہیں، لوگ روزہ رکھتے ہیں، حج سے لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں۔ بینکوں میں سودی سسٹم ختم کیا جا رہا ہے۔ لوگ خوشی سے زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں، ملکی پر اتنا کنٹرول ہوا ہے جس سے اسلامی نظریات مجروح ہونے سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ حالات پرسکون ہو گئے ہیں شرعی عدالتیں قائم ہو چکی ہیں۔ خواتین کو ان کے شرعی حقوق ملنے لگ گئے ہیں۔ جرائم میں کمی واقع ہو گئی ہے بے روزگاری ختم ہو گئی ہے۔ رشوت اگر مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی ہے تو کافی حد تک کم ہو گئی ہے۔ اشیاء صرف کی قیمتیں گر گئی ہیں۔ لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو یہ سب مبالغہ آمیز اور پرفریب باتیں ہیں۔ ان شرعی امور کی پابندی سے ہمیں انگریزوں نے کب منع کیا تھا۔ انگریزوں کے دور حکومت میں بھی لوگ نماز پڑھتے تھے۔ روزہ رکھتے تھے۔ حج کی ادائیگی کے لئے لوگ جاتے تھے۔ سود اس وقت بھی جائز تھا اب بھی جاری ہے صرف نام تبدیل کر کے "نفع نقصان" رکھ دیا گیا ہے۔ تمام بینک سود لیتے بھی ہیں اور دیتے بھی ہیں۔ زکوٰۃ کے مروجہ طریقہ کار کو لیجئے وہ بھی غیر شرعی ہے۔ جہاں تک بحیثیت ایک مسلمان کے میری معلومات کا تعلق ہے۔ زکوٰۃ سب سے پہلے اپنے نزدیکی غریب رشتہ دار، اس کے بعد غریب ہمسایہ اور اس کے بعد کسی ایک غریب اور نادار مسلمان کا حق ہے لیکن اس کے باوجود بینکوں میں عام لوگوں کے حساب سے اڑھائی روپے فیصد سالانہ زکوٰۃ آج سے کاٹی جا رہی ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ رقم کس کس کے ذریعہ دی جاتی ہے۔ یہ ڈھکی چھپی بات نہیں کہ ان رقومات

کا بیشتر حصہ خورد برد ہو جاتا ہے۔ صوبائی ڈسٹرکٹ اور تحصیل زکوٰۃ کمیٹیوں میں دفتری عملہ کی تنخواہیں ان کے سفر خرچ (HONORARIA) عملے کی اضافی تنخواہیں دفاتر کے لئے فرنیچر، ٹیلی فون کی فراہمی، افسروں کا پاکستان بھر میں دوروں کے متعلق ٹرانسپورٹ اور ٹی اے کے مراعات زکوٰۃ فنڈ سے ادا کئے جاتے ہیں۔ لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کو دیئے گئے فنڈز کے مبینہ غلط استعمال کے متعلق بھی شکایات بہت زیادہ ہیں۔ جہاں تک علماء دین کی آراء کا تعلق ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے اس طریق کار سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہر شخص صاحب نصاب کو اڑھائی روپے فی صد سالانہ مزید ادا کرنا ضروری ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ بھی حکومت کی طرف سے نظام زکوٰۃ میں ایک ترمیم ہو گئی۔ جو ہم پر مسلط کی گئی ہے۔ کیونکہ بجائے اڑھائی روپے فیصد کے پانچ روپیہ فی صد سالانہ ادا کرنا پڑ رہا ہے۔ اڑھائی روپے فیصد بتوسط حکومت اور اڑھائی روپے فیصد ذاتی طور پر بطور شریعت تاکہ جس مقصد کے لئے زکوٰۃ نام پر فرض کی گئی ہے وہ پورا ہو۔

مولانا جان محمد صاحب چیئرمین ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کونسل سبی، حافظ نور محمد صاحب، مولوی دوست محمد صاحب اخوندزادہ محمد دین صاحب نے زکوٰۃ کے سلسلے میں چند شرعی تجاویز پیش کیں۔ ان تجاویز پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے وہ چاروں مستعفی ہو گئے۔ بہر حال زکوٰۃ کی ادائیگی کا یہ سرکاری طریقہ بوجہ غیر شرعی ہونے کے غلط ہے اور اس طریقہ کار سے زکوٰۃ دہندہ شرعی طور پر ادائیگی زکوٰۃ سے بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بینکوں سے سود کا لین دین مذہب اسلام میں جائز نہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سود کو "نفع نقصان" کا نام دیا جائے میرا اصل مقصد یہ ہے کہ اگر ملک بھر میں غیر ترمیم شدہ شرعی نظام نافذ کیا جائے تو ملک کے طول و عرض میں واقعی اور بلاشک و شبہ تمام حالات پر سکون ہو جائیں گے۔ لیکن شریعت محمدی سے ابھی تک ہم کوسوں دور ہیں، شریعت محمدی درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں اور عالیشان بنگلوں سے نافذ نہیں کی جا سکتی۔ نظام اسلام کو حقیقی معنوں میں نافذ کرنے کا اعلان اس وقت تک محض ایک ڈھونگ تصور کیا جائے گا جب تک اس نظام کو نافذ کرنے والے خود اپنے آپ کو اسلام کے زریں اصولوں کا پابند نہ بنائیں۔ اور مملکت پاکستان کے عوام کو وہ تمام بنیادی حقوق بحال نہ کریں جو عظیم دین اسلام نے انسانوں کو عطا کئے ہیں۔ شریعت محمدیؐ کے نفاذ کے لئے ہم کو ان خلفائے راشدینؓ کی پیروی کرنی ہوگی جو آٹے کی بوری پیٹھ پر لاد کر اور ایک شخص کے گھر پہنچا کر اپنی اجرت وصول کر لیتے تھے جو رات بھر گلی کوچوں میں پھر کر یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ عوام کس حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جو یہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا اس شخص کا بھلا کرے جو میرے پاس تحفے میں میرے عیب بھیجتا ہے۔ ۱۹۸۶ء میں سابق صدر محمد ضیاء الحق مرحوم نے نہایت صاف الفاظ میں کہا کہ نفاذ اسلام کے لئے میں نے اور میرے رفقاء نے حتی المقدور کوشش کی اور انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا کہ طرز حکومت کو جمہوری بنا دیا گیا لیکن اسے اسلامی رنگ نہ دے سکا اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مجھے کسی نے تعاون کی پیشکش نہیں کی۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک جتنے سربراہان مملکت آئے ہیں، سب کے سب نے نظام اسلام کے نفاذ کے متعلق عوام سے جتنی باتیں اور جتنے وعدے کئے ہیں اور کر رہے ہیں، وہ اب تک صرف باتوں اور وعدوں کی حدود تک محدود رہے ہیں اور رہیں گے ورنہ حکومت کا ارادہ ہرگز ہرگز شریعت محمدیؐ کے نفاذ کا نہ پہلے تھا نہ اب ہے۔ آجکل کے حالات ایسے ہیں کہ نظریہ پاکستان سے اور اپنے مذہب سے ہم دور ہوتے جا رہے ہیں، حالانکہ مستحکم پاکستان کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم لوگ اسلام سے قریب تر ہونے کی کوشش کریں ... سخت محنت کریں، اگر ہم میں سے ہر شخص ایمانداری سے پاکستان کی خدمت کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان گزشتہ سانحوں کے بعد مضبوط تر ہو کر نہ نکلے۔ پاکستان کے ۴۲ سال ہم سے سوال کر رہے ہیں۔ کہ تمہارا وہ مقصد کیا ہوا جس کے لئے تم نے پاکستان حاصل کیا تھا؟ ہم کیا جواب دیں۔ کیا درست نہیں کہ مشرقی پاکستان میں ہماری شکست بھی احکام خداوندی سے ہمارے انحراف، روگردانی اور عملی بغاوت کی آسمانی سزا تھی۔ ہمارا معاشرہ کن راہوں پر گامزن ہے۔ ہم کب تک اپنے آپ کو فراموش کرتے رہیں گے۔ کیا پاکستان انہی برائیوں کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ جو ہم میں پیدا ہو چکی ہیں مسلمانوں کی وہ پاکیزہ صفات اور روتار کیا ہوا؟ ہمارا جذبہ اتحاد کہاں گیا؟ نظام اسلام کے وہ منصوبے اور اسلامی نظام کے وہ خیالات کیا ہوئے؟ جو قیام پاکستان کے وقت ہمارے دلوں میں دھڑک رہے تھے؟ یقین نہیں آتا کہ یہ وہی پاکستان ہے جو ایک اسلامی ریاست کے نام پر قائم ہوا تھا۔ اب تو جھوٹ کو سچائی پر ترجیح دی جاتی ہے کلچر کے نام پر فحاشی کی جاتی ہے، تہذیب کا درس دینے والے اپنی تہذیب کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ خدارا متحد ہو جاؤ۔ اسلام کے زریں اصولوں کو اپنا لو۔ صرف ایک بار سوچ لو کہ ہم کن راہوں پر جا رہے ہیں۔ کیا یہی ترقی ہے۔ خدا کے واسطے پاکستان کو تباہی کی طرف جانے سے روک لو۔ عہد کرو کہ پاکستان کے بنیادی مقصد کی حفاظت کرو گے۔ یہی وقت کی آواز ہے۔ آپ خود سوچ لیں کہ جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ائر کنڈیشنڈ موٹروں اور عالیشان بنگلوں میں گزرتا ہو۔ جو ایک منٹ کی گرمی اور سردی برداشت نہ کر سکتے ہوں، وہ شریعت محمدیؐ کی عظمت کو کیا جانیں۔ وہ تو صرف یہ جانتے ہیں کہ نادار عوام پر ناقابل برداشت ٹیکس لگا کر آپس میں ترقیاتی کاموں کو بروئے کار لانے کے بہانے تقسیم کریں اور اپنی پرمسرت زندگی کو جاری رکھیں، اب تو حکومت کے ارباب بست و کشاد میں علماء کرام بھی شامل ہیں۔ وہ کیوں خاموش ہیں کیا وہ نہیں دیکھتے؟ کہ سود اور رشوت جاری ہے۔ زکوٰۃ کا موجودہ نظام غیر شرعی ہے۔ خزانہ خالی ہے۔ اقتصادی نظام درہم برہم ہے۔ صوبائی حکومتوں کے تعاون میں عدم اعتماد دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ بڑے بڑے سرمایہ داروں پر اربوں روپے قرضے واجب الادا ہیں۔ جن کی وصولی کی کوئی جرأت نہیں کر سکتا۔ ایم پی اے فنڈز میں خورد برد کی تحقیقات میں کون سی مصلحت رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ اگر بعض نامعلوم مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر ان رقومات

کی وصولی کے لئے جو آئندہ عملی اقدامات عمل میں لائے جائیں تو اربوں روپے وصول ہو جائیں گے اور مزید کوئی ٹیکس لگانے کی ضرورت محسوس نہ ہوگی۔ بجٹ میں کہا گیا ہے کہ موجودہ بجٹ میں اشیائے صرف کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا گیا اور نہ غریبوں پر کوئی ایسا بوجھ رکھا گیا ہے جو ان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس سلسلے میں شروع سے حکومت نے حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اشیائے صرف کی قیمتوں میں اضافہ بجٹ سے ایک دو ماہ قبل کر لیا، تاکہ بجٹ کے اعلان کے وقت یہ کہا جا سکے کہ بجٹ میں تو غریبوں پر کوئی بوجھ نہیں رکھا گیا ہے اگر اشیائے صرف کی قیمتوں میں مزید اضافہ مقصود ہو تو سارا سال پڑا ہے۔ وہ بجٹ کے اعلان کے بعد بھی کسی وقت کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل ہمیشہ سے یہ دستور چلا آ رہا ہے۔ آج ہندوستان کے مسلمان ہمارے حالات سے واقفیت کی بنا پر ہمیں طعنہ دے رہے ہیں کہ جب ۴۲ سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود تم اس مقصد کو حاصل نہ کر سکے جس کے لئے تم نے پاکستان حاصل کیا تھا تو ہمیں کیوں دائمی طور پر غلام بنا دیا گیا۔ ہم اپنے ان بھائیوں کے اس طعنہ کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ اور انہیں بتلا دینا چاہتے ہیں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان میں وہ نظام نافذ کریں جس کے لئے ہمیں حصول پاکستان کی ضرورت محسوس ہوئی تھی یعنی غیر ترمیم شدہ شریعت محمدیؐ۔ وہ بجائے خود ایک ایسا عالمانہ اور ہمہ گیر نظام ہے جو نہ امریکی جمہوریت کا محتاج ہے نہ چینی کمیونزم اور سوشلزم اور نہ برطانوی طرز حکومت کا اس نظام میں نہ صرف تمام مسلمانوں کا بلکہ تمام غیر مسلم اقلیتوں کے دردوں کا علاج اور دکھوں کا مداوا موجود ہے۔ اس کے سوا فی الوقت ہم انہیں کیا جواب دے سکتے ہیں۔

خدا پاکستان کے مسلمانوں کو اپنے اس ارادے میں کامیاب کرے۔ آمین۔

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

وضو، نماز، زکوٰۃ کے علاوہ متفرق مسائل

ایک صاحب از متحدہ عرب امارات

س۔ خدا کے فضل و کرم سے عرصہ دس سال سے نماز کا پابند ہوں۔ میں قبض اور گیس کا شدید مریض ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں عموماً گیس کئی مرتبہ اتنے دباؤ سے آتی ہے کہ تنگ میں پڑ جاتا ہوں کہ وضو رہا کہ نہیں یہ تقریباً ہر نماز میں ہوتا ہے بلکہ عموماً وضو خانہ میں بیٹھا رہتا ہوں جب تکبیر شروع ہوتی ہے تو جلدی سے وضو کر کے جماعت میں شریک ہوتا ہوں اس کے باوجود گیس خارج اور نہ خارج ہونے کے درمیان رہتی ہے شاید کوئی نماز ہو جس میں اتنا دباؤ نہ ہوتا ہو جمعہ کی نماز میں خطبہ کی وجہ سے اور زیادہ مسئلہ بڑھ جاتا ہے شرم کی وجہ سے بار بار وضو بھی نہیں کر سکتا، مجھے یہ بتائیں میرے لئے کیا حکم ہے اور دوسرے میں عموماً ہر نماز کے ساتھ سابقہ قضا بھی ادا کرتا ہوں اس کی روشنی میں تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں کہ میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ میرا وضو رہا کہ نہیں لہٰذا میں قضا نمازیں بھی پڑھتا رہا ہوں۔

ج۔ اگر ریاح کی تکلیف ایسی ہے کہ مثلاً فجر کی نماز کے پورے وقت میں بھی آپ دو فرض اس عذر کے بغیر نہیں پڑھ سکتے تو آپ معذور ہیں آپ کے لئے ہر نماز کے وقت میں ایک بار وضو کر لینا کافی ہے اور جب تک وقت باقی ہے آپ کا وضو بھی باقی رہے گا وقت کے اندر جتنے فرض، نفل ادا، قضا نمازیں آپ پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں جب نماز کا وقت نکل جائے گا تو آپ کا وضو ختم ہو جائے گا۔

س۔ سابقہ قصر قضا نمازیں بعد میں پوری پڑھی جائیں گی یا قصر کر کے؟

ج۔ اگر آپ کو یاد ہو کہ سفر کی فلاں نماز رہ گئی تھی تو اس کی قضا بھی قصر ہوگی اگر کوئی نماز متعین طور پر یاد نہ ہو تو پوری قضا کریں گے۔

س۔ ابوظہبی میں حکومت کی طرف سے امام مسجدوں میں مقرر ہیں ان کی داڑھیاں سنت کے مطابق نہیں ہوتیں مقتدی پوری داڑھی والے بھی ہوتے ہیں دوسرے یہ شافعی عقیدے کے ہیں کیا ہم حنفی ان کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں۔ علیحدہ جماعت ممکن نہیں۔

ج۔ جو شخص داڑھی منڈاتا یا کترتا ہو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کوئی باشرع امام مل سکے تو اس کی اقتدا میں نماز پڑھنی چاہئے ورنہ تنہا پڑھنے کے بجائے نماز جماعت سے ہی پڑھنا بہتر ہے۔

س۔ زکوٰۃ کے بارے میں یہ پوچھنا تھا کہ میں رمضان میں زکوٰۃ نکالتا ہوں میری ۲۰ ہزار روپے تنخواہ ہے جو تنخواہ رمضان سے چند ماہ پیشتر حاصل کی جس پر سال نہیں ہوا اس کی زکوٰۃ بھی دی جائے گی جبکہ میں صاحب نصاب ہوں نابالغ بچے کے نام رقم بنک میں کر دی جائے بڑے ہو کر شادی وغیرہ کے خرچ کی نیت سے بچے کی ملکیت میں کیا اس پر بھی زکوٰۃ دینا ہوگی؟

ج۔ آپ کی زکوٰۃ کی جو تاریخ ہے اس دن جو رقم بھی آپ کے پاس موجود ہو خواہ اس میں سے بہت سی رقم ایک دن پہلے ملی ہو سب کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے نابالغ بچہ جس رقم کا مالک ہو اس کے بالغ ہونے تک اس پر زکوٰۃ نہیں۔

باقی صفحہ پر

شیطان رشدی اور اسکا شیطانی ناول

غیر مسلموں کی نظر میں

ترتیب: حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

رسوائے زمانہ کتاب شیطانک ورسز اور اس کے بدبخت مصنف مسٹر سلمان رشدی کے بارے میں پوری دنیا میں عموماً اور عالم اسلام میں خصوصاً جو ہیجان پیدا ہوا ہے۔ اس نے پوری دنیا کی سیاست پر گہرا اثر ڈالا ہے اس سلسلے میں احقر نے ایک مقالہ "شیطانک ورسز قانون اور مذہب کی نظر میں" تحریر کر کے یہ ثابت کیا تھا کہ رشدی اور اس کی گستاخانہ ناول واقعتاً مجرم ہے۔ اور اس کی حمایت کرنا مجرم کی حوصلہ افزائی کرنے کے مترادف ہے

عالم اسلام میں مسلمانوں کی طرف سے رد عمل ایک فطری امر ہے۔ لیکن غیر مسلموں نے بھی اس بات کا اعتراف کر لیا کہ یہ گستاخانہ ناول اس لائق نہیں کہ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ذیل میں اختصاراً ان کے اعترافات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔ جو اردو روزناموں سے ماخوذ ہیں۔ جہاں تک انگریزی اخبارات کا تعلق ہے۔ اسکی فہرست بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ اور اس سے کہیں زیادہ ہے۔ امید ہے کہ عالمی حکومتیں اپنے موقف پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس کتاب کے ضبط ہونے کا فیصلہ جاری کریں گی!

مسز تھیچر کا بیان:۔

برطانوی وزیر اعظم مسز تھیچر نے سلمان رشدی کے ناول کو توہین آمیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ خود ہمارے مذہب میں لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں جو ہم میں سے کچھ کے لئے سخت توہین آمیز ہے! اور ہم شدت سے ان کا برا مانتے ہیں۔ اور یہی کچھ اسلام کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ مسز تھیچر نے کہا کہ ان کی رائے میں یہ عظیم مذاہب اتنے مضبوط اور گہرے ہیں کہ وہ اس قسم کے واقعات کی مزاحمت کر سکتے ہیں۔ (جنگ ۶، مارچ ۸۹ء)

وزیر داخلہ کا بیان:۔

برطانوی وزیر داخلہ مسٹر ڈگلس ہرڈ نے کہا کہ شیطانک ورسز میں اہل اسلام کی گستاخی کی گئی ہے۔ لیکن یہ ایک آزاد ملک ہے۔ اور میں اہل اسلام کے جذبات کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ لیکن انہیں قانون ہاتھ میں نہیں لینا چاہیئے۔

وزیر خارجہ کا بیان:۔

برطانوی وزیر خارجہ سر جیوفری ہاؤ نے کہا کہ مسٹر رشدی کی کتاب شیطانک ورسز انتہائی حد تک ناروا ہے۔ اور انہیں اس بات کا پوری طرح احساس ہے۔ کہ اس کے خلاف مسلمان کیوں اس قدر مظاہرے کر رہے ہیں۔ (ملت ۳، مارچ)

کیتھولک لیڈر کا بیان:۔

فرانس کے کیتھولک لیڈر البرٹ ڈیکورٹر نے رشدی کے ناول شیطانک ورسز اور دی لاسٹ ٹیمپٹیشن آف کرائسٹ نامی فلم پر تنقید کرتے ہوئے اسے مذاہب کے پیروکاروں پر ایک حملہ قرار دیا۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ عیسائیوں کے خلاف کاروائی کی گئی تھی۔ اور اب شیطانک ورسز کے ذریعے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ (جنگ ۲۳، فروری)

ویٹیکن کا بیان:۔

پوپ جان پال کے شہر ویٹیکن اخبار نے سلمان رشدی کی کتاب کی شدید مذمت کرتے ہے۔ اور اس کو غلیظ اور گالیوں پر مبنی کتاب قرار دیا ہے۔ ویٹیکن کے اخبار میں کہا گیا ہے کہ یہ کتاب دنیا بھر کے اربوں مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب بنی ہے اخبار نے اپنے اداراتی کالموں میں لکھا ہے کہ ویٹیکن کے مسلمانوں کے جذبات کا احساس ہے۔ پوپ اور ویٹیکن کے حکام اس کتاب کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اسے گالیوں پر مبنی کتاب تصور کرتے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ اس کتاب کا بنیادی مقصد نفرت پھیلانا ہے۔ یہ صرف اسلام کے خلاف ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے خلاف بھی ہے۔ اور اخلاقیات کے خلاف بھی (ملت ۹، مارچ)

برٹش لائبریری کا رد عمل:۔

برٹش لائبریری نے رشدی کی کتاب کو فحش قرار دے دیا ہے۔ اور اسے دیگر فحش لٹریچر کے خلاف الماری میں بند رکھا جا رہا ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لئے خصوصی اجازت لازمی قرار دے دی گئی ہے (ملت ۶، مارچ)

بشپ آف بیڈفورڈ کا بیان:۔

ڈوڈل کے بشپ نے کہا کہ سلمان رشدی کی تحریر کردہ کتاب انہوں نے پڑھنی شروع کی تو نہایت بے ہودگی لگی۔ میں اسے ایک تہائی سے زیادہ نہ پڑھ سکا۔ اور لائبریری کو واپس کر دی۔ میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ اس قدر فضول تحریر لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ مجھے بخوبی احساس ہے کہ اس کتاب سے مسلمانوں کے جذبات کو کتنا شدید دھچکا پہنچا ہے۔ میں اس کی سخت مذمت کرتا ہوں (جنگ ۳، مارچ)

بشپ آف ڈوڈلی کا بیان:۔

بریڈفورڈ شہر کے بشپ ریونڈ کرو میس نے کہا کہ شیطانک ورسز کی وجہ سے شہر میں نسلی صورتحال متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے اس کتاب کو بھونڈا ادب قرار دیا اور کہا کہ وہ اس کتاب سے متاثر نہیں ہوئے اور انہے

کی خواہش ہے کہ یہ کتاب نہ لکھی گئی ہوتی۔

(ملت ۲۷، فروری)

برطانوی ادیب کا بیان:۔ برطانوی ادیب رونلڈ ڈاہل نے رشدی پر شدید تنقید کرتے ہوئے مسلمانوں کو اشتعال دلانے والا خطرناک موقع پرست قرار دیا۔ اس مصنف نے رشدی کی حمایت کرتے والے تمام برطانوی مصنفوں سے اپنا ناطہ توڑتے ہوئے ٹائمز کو ایک خط تحریر کیا۔ جس میں رشدی پر الزام لگایا کہ اس نے ایک اختلافی کتاب کو بیسٹ سیلر کی لسٹ میں شامل کرانے کے لئے سنسنی خیزی سے کام کیا ہے۔ انہوں نے لندن کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ رشدی نے ایک قوم کو دوسری قوم کے مقابلے میں لا کھڑا کیا ہے۔ (ملت یکم مارچ)

مائیکل ڈرکن کا بیان:۔ یونائیٹڈ نیشنز ایسوسی ایشن کے چیئرمین مائیکل ڈرکن نے کہا کہ برطانوی حکومت دلیل دیتی ہے کہ آزادی تحریر کے اصول کے تحت ہم کتاب کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جبکہ آزادی کی بھی کچھ حدود ہوتی ہیں۔ آزادی کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ کسی اور کے مذاہب پر کیچڑ اچھالی جائے۔ اور اپنی زبان کو بے لگام کر کے دوسروں کو دکھ پہنچایا جائے اس لئے میں اس کتاب پر پابندی کے حق میں ہوں۔

(جنگ ۳، مارچ)

لیبر پارٹی کے ارکان کا بیان:۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی کے تین ممبروں نے پارلیمنٹ میں ایک قرارداد پیش کی ہے۔ جس میں رشدی پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ناول کی تیاری کا کام روک دے۔ مسٹر سیڈن، فرینک لک، اور کیتھ واز نے پارلیمنٹ سے کہا ہے کہ وہ رشدی پر زور دے کہ وہ برطانیہ اور بیرون ملک اپنے پبلشرز کو ہدایت کرے کہ وہ اس ناول کے مزید نئے ایڈیشن کی تیاری کا کام فوراً روک دے۔ (امت ۴ مارچ)

لیبر پارٹی کے ایک اور کونسلر جو بلانٹ نے کہا ہے کہ میں نے زندگی میں بے شمار کتابیں پڑھیں ہیں۔ لیکن میں آج آپ کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ پنگوئن کی شائع کردہ کوئی کتاب نہیں خریدوں گا۔ کیونکہ اس نے دانستہ مسلمانوں کو دکھ پہنچایا ہے اب اگر وہ اس پر پابندی لگا بھی دیں تو یہ اثرات مٹ نہیں سکتے۔ البتہ ناشر کی کتابوں کا بائیکاٹ کرنے سے آئندہ ایسی بے ہودگی کا امکان ختم ہو جائے گا۔ (جنگ ۳، مارچ)

ہندو کونسل کا ردعمل:۔ ہندوؤں کی کونسل وشوا ہندو پرشاد نے اپنے بیان میں اس کتاب میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو پہنچنے والے نقصان پر مسلم کمیونٹی سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ مصنف اور اس کے پبلشر نے رقوم کمانے کے لئے اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ جو کسی طور بھی اظہار رائے کے زمرے میں نہیں آتی۔ (جنگ ۳، مارچ)

جارج فیلکس کا بیان:۔ یونائیٹڈ ریسپیکٹ آرگنائزیشن کے صدر مسٹر جارج فیلکس نے رشدی کی دلآزار کتاب کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس کتاب پر فوری طور پر پابندی لگائے۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اس کتاب میں نہ صرف مسلمانوں کی دلآزاری کی گئی۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف بھی نا روا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جو کسی صورت میں قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مذہب کسی مذہب کی توہین کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے حکومت کو چاہئے۔ کہ وہ اس کتاب کے ذریعہ ہونے والی توہین اسلام کا نوٹس لے۔ (ملت ۳، مارچ)

خشونت سنگھ کا ردعمل:۔ بھارت کے معروف صحافی خشونت سنگھ نے بھارت میں شیطانک ورسز کی اشاعت کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ سال مجھے پنگوئن کمپنی نے یہ مسودہ بھیجا تھا لیکن میں نے اسے پڑھنے کے بعد مسترد کر دیا تھا۔ اور کمپنی کو اس کے نتائج سے آگاہ کرتے ہوئے انتباہ کر دیا تھا۔ جس پر کمپنی نے دوبارہ اس مسودے کو پڑھنے اور رائے دینے کو کہا۔ جس کے بعد میں نے کمپنی پر واضح کر دیا کہ عوام کی طرف سے اس کتاب پر زبردست احتجاج ہوگا......خشونت سنگھ جو بھارت میں پنگوئن کمپنی کے مشیر ہیں۔ نے کہا کہ میں نے کمپنی کو یہ بھی انتباہ کر دیا تھا کہ اس قابل اعتراض کتاب کی اشاعت پر نہ صرف بھارت بلکہ خود برطانیہ کے مسلمان بھی احتجاج کریں گے۔ کتاب میں شامل قابل اعتراض مواد کے بارے میں بی بی سی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مصنف نے پیغمبر اسلام کو مختلف انداز سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے علاوہ قرآن کی بعض سورتوں کو مشکوک انداز میں پیش کیا۔ اور پیغمبر اسلام کی ازواج کا غلط انداز سے ذکر کیا ہے۔ (ملت ۲۱ فروری ۱۹۸۹ء)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف ۔ ۹۱ ۔ صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۲۰۷۵۵۷۳۔

یہودی راہنما کا بیان:۔

برطانیہ کے سابق اعلیٰ ربی نے روزنامہ ٹائمز میں کہا کہ شیطانک ورسز کے جھگڑے میں رشدی اور ...... دونوں آزادیٔ تقریر کے ناجائز استعمال کے مجرم ہیں۔ رشدی نے لاکھوں مسلمانوں کے اعتقاد کی توہین کی ہے... انہوں نے کہا کہ ایسی کسی اشتعال انگیزی کو شائع یا نشر کرنے پر پابندی ہونی چاہیئے۔ (جنگ ۹ مارچ)

اسرائیلی ربی کا بیان:۔

اسرائیل کے چیف ربی نے کہا کہ یہودی ریاست کو چاہیئے کہ وہ رشدی کی کتاب پر پابندی عائد کرے۔ (جنگ ۷ مارچ)

امریکی مصنف کی رائے:۔

ایک امریکی مصنف نارمن میلر نے کہا کہ ہم اس پر مسلمانوں سے متفق ہیں کہ یہ کتاب ان کے مذہبی جذبات پر ایک حملہ ہے۔ (جنگ ۲ مارچ)

عیسائی رہنما کا بیان:۔

ایک عیسائی مذہبی راہنما فادر جون پیری نے کہا کہ اس رسوائے زمانہ کتاب میں صرف پیغمبر اسلام ہی کو نہیں بلکہ حضرت موسیٰ کے جد امجد حضرت ابراہیم تک کو نہیں بخشا گیا۔ اس لئے کتاب کے خلاف احتجاج میں ہم سب شریک ہیں (جنگ ۸ مارچ)

جمی کارٹر کی مذمت:۔

سابق امریکی صدر مسٹر جمی کارٹر اور دیگر غیر ملکی رہنماؤں نے شیطانک ورسز کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس کتاب سے عالم اسلام کی زبردست توہین ہوئی ہے۔ رشدی کا اقدام قابل مذمت ہے (جنگ ۱۰ مارچ)

وزیر تعلیم کا بیان

برطانوی وزیر تعلیم کینتھ بیکر نے کہا کہ مسٹر رشدی کی مہمل کتاب کا جواب دانشورانہ انداز میں دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ...... میں اس معاملے میں جذبات میں آنے والے برطانیہ کے مسلمانوں سے کہوں گا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے خلاف تیار ہونے والی قابل اعتراض فلم کے بارے میں سوچیں جس میں فنی طور پر ایسے واقعات توہین اور کفر کے قانون کے تحت آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رشدی نے صحیح معنوں میں مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں۔ کیونکہ اس میں ایسا کردار پیش کیا گیا جو حضرت محمدؐ سے ملتا جلتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب مہمل اور پڑھنے میں بہت مشکل ہے۔ لیکن میں ایک لمحہ بھی یہ تصور نہیں کر سکتا کہ اسلام کی دیواریں گر جائیں گی۔ (ملت ۳۱ جنوری)

مسٹر نیل تھورن کا بیان:۔

برطانوی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر نیل تھورن نے کہا کہ سلمان رشدی کی کتاب شیطانک ورسز توہین آمیز مواد پر مبنی ہے۔ انہوں نے مسلم کمیونٹی کو مشورہ دیا کہ وہ سلمان رشدی اور اس کی تحریر کردہ کتاب کے خلاف احتجاج کا موثر طریقہ یہ ہے کہ پنگوئن کی شائع کردہ تمام کتب کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اگر یہ طریقہ موثر ہو گیا۔ تو آئندہ رشدی کے قبیل کے مصنفین کی کتاب چھاپنے پر کوئی تیار نہ ہو گا۔ (جنگ ۱۰ مارچ)

مسٹر ٹام کس کی مذمت:۔

برطانوی ممبر پارلیمنٹ مسٹر ٹام کس نے تفصیلی بیان میں کہا کہ اس ملک میں ہر کسی کو اپنی رائے دینے کا حق حاصل ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو جی میں آئے کہہ دیا جائے۔ وہ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ تحریر کا مسلمانوں پر کتنا شدید رد عمل ہو گا۔ اس نے برطانیہ میں آزادی تحریر کے حق سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر وہ مشرق وسطیٰ کے کسی بھی ملک رہتا تو یہ جسارت نہیں کر سکتا تھا (ایضاً)

بشپ آف چرچ آف انگلینڈ کا بیان

چرچ آف انگلینڈ کے بشپ ریورنڈ جان ٹیلر نے رشدی کی کتاب کے پبلشر سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کتاب کی فروخت بند کر کے تمام دوکانوں سے واپس لے لیں۔ تاکہ اس طرح اس کتاب سے جو بین الاقوامی سطح پر بے چینی پھیلی ہے۔ وہ ختم ہو سکے۔ انہوں نے پبلشر پر الزام لگایا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچا کر کتاب کی فروخت سے دولت کما رہا ہے۔ جان ٹیلر جو ہاؤس آف لارڈ کے رکن بھی ہیں۔ کہا ہے کہ کتاب کی واپسی سے اس نقصان کی تلافی ہونے میں مدد ملے گی۔ جو اس کی وجہ سے ہوا ہے۔

امریکی نائب صدر کی مذمت:۔

امریکی نائب صدر ڈان کوئیل نے نیشنل پریس کلب میں سوال و جواب کے دوران کہا کہ سلمان رشدی کی کتاب شیطانک ورسز یقیناً گستاخانہ ہے۔ اور اس کے علاوہ اسے پڑھ کر بدمزگی کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے (جنگ ۱۸ مارچ)

آسٹروی صدر کا رد عمل:۔

آسٹریا کے صدر ڈاکٹر کرٹ والڈ ھیم نے سلمان رشدی کی کتاب شیطانک ورسز پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب نہایت ہی مکروہ اور گندی ہے۔ جس کی پوری شدت کے ساتھ وہ مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کتاب یقینی طور پر گستاخی پر مبنی ہے۔ اور اس پر پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ذاتی طور پر اس کتاب پر پابندی کے حامی ہیں۔ (ملت ۳۰ مارچ)

شق القمر کا معجزہ

مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے مختلف خیالات

از قلم: بابو حبیب اللہ، امرتسری۔

آیات قرآنی

قرآن مجید کی سورۃ القمر پارہ ۲۷ کے رکوع ۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ

(ترجمہ) قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور مشرک وکافر جب کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ہمیشہ کا قوی جادو ہے۔ اور مخالفوں نے جھٹلایا۔ اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے۔"

اقوال مرزا صاحب قادیانی

(۱) کتاب اعجاز احمدی کے ص۷۱ کی سطر اول میں ہے۔

"لَهٗ خَسَفَ الْقَمَرُ الْمُنِيْرُ وَاِنَّ لِيْ غَسَا الْقَمَرَانِ الْمُشْرِقَانِ اَتُنْكِرُ" اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا۔"

(۲) کتاب نزول المسیح کے ص۱۲۰ پر لکھا ہے۔

"یہ آیت یعنی وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یہ سورۃ قمر کی آیت ہے۔ شق القمر کے معجزہ کے بیان میں اس وقت کافروں نے شق القمر کے نشان کو ملاحظہ کرکے جو ایک قسم کا خسوف تھا یہی کہا تھا۔ کہ اس میں کیا انوکھی بات ہے قدیم سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے کوئی خارق عادت امر نہیں۔"

(۳) کتاب سرمہ چشم آریہ کے ص۱۲۶ و ۱۷۷ پر ہے۔

"کیا ممکن نہیں کہ اس میں حکیم مطلق نے انشقاق و اتصال کی دونوں خاصیتیں رکھی ہوں۔ جن کا ظہور اوقات مقررہ سے وابستہ ہو اور ازلی ارادہ سے وہی وقت ظہور مقرر ہو جبکہ ایک نبی سے ایسا ہی معجزہ مانگا گیا۔ یہی ممکن ہے کہ نبی کی قوت قدسیہ کے اثر سے دیکھنے والوں کو کشفی آنکھیں عطا کی گئی ہوں اور جو انشقاق قریب قیامت میں پیش آنے والا ہے اس کی صورت ان کی آنکھوں کے سامنے لائی گئی ہو کیونکہ یہ بات محقق ہے کہ مقربین کی کشفی قوتیں اپنی شدت حدت کی وجہ سے دوسروں پر بھی اثر ڈال دیتی ہیں اس کے نمونے ارباب مکاشفات کے قصوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔ بعض اکابر نے اپنے وجود کو ایک وقت اور ایک آن میں مختلف ملکوں اور مکانوں میں دکھلا دیا ہے باذن اللہ تعالیٰ"

نوٹ:- واضح ہو کہ ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے (از ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء ص۳۴۳)

(۴) کتاب چشمہ معرفت ص۲۲۳ پر ہے:۔

"اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر ظہور میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان کا حق تھا۔ کہ وہ کہتے کہ ہم نے تو کوئی نشان نہیں دیکھا اور نہ اس کو جادو کہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی امر ضرور ظہور میں آیا تھا جس کا نام شق القمر رکھا گیا بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ایک عجیب قسم کا خسوف تھا۔ جس کی قرآن شریف نے پہلے خبر دی تھی اور یہ آیتیں بطور پیشگوئیوں کے ہیں۔ اس صورت میں شق کا لفظ محض استعارہ کے رنگ میں ہوگا۔ کیونکہ خسوف کسوف میں جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ گویا وہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ایک استعارہ ہے۔"

اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کے ص۲ کالم ۳ میں ہے۔

"اس پر ایک صاحب نے پوچھا۔ شق القمر کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھ دیا ہے۔"

(۶) اخبار الحکم مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص۱۳ اور اخبار بدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء کے ص۴ پر ہے:۔

"اور بعض محدثین کا مذہب بھی یہی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف میں سے تھا (مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے حوالہ دیا کہ عبداللہ بن عباس کا بھی یہی مذہب ہے) اور ہمارا اپنا مذہب یہی ہے۔ کہ از قسم خسوف تھا۔ کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہیں۔"

مذہب میاں محمود احمد صاحب قادیانی

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۲ء ص۶ کے کالم ۳ میں ہے۔

"سوال۔ کیا شق القمر کا معجزہ کفار کی خواہش پر دکھایا گیا فرمایا اس میں ایک پیشگوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹا دی جائے گی۔ چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا اور کشف ایسے ہو سکتے ہیں کہ دوسرے بھی ان میں شامل ہوں۔ چنانچہ اس مجلس والوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک راجہ نے بھی اس کو دیکھا تاکہ آئندہ کے لئے گواہی ہو۔ یہ خیال کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا صحیح نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو علم نجوم والے جو رصدگاہوں میں بیٹھے تھے۔ وہ ضرور دیکھتے۔ لیکن انہوں نے اس کو ریکارڈ نہیں کیا۔"

جواب

چاند گرہن نہیں بلکہ انشقاق قمر | مرزا صاحب نے جو اعجاز احمدی کے ص۷۱ کی سطر اول میں لکھا ہے کہ اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ سو یہ صحیح نہیں ہے۔

. . . . اس لئے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ہوا تھا۔ بلکہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ اور صحیح حدیثوں سے آپ کے لئے چاند کے ٹکڑے ہونے کا نشان کا ظاہر ہونا ثابت ہے۔ اللہ نے سورۃ القیامہ پارہ ۲۹ کے رکوع ۱۷ میں فرمایا ہے۔

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ (ترجمہ) پوچھتا ہے کب ہوگا۔ قیامت کا دن پس جبکہ آنکھیں پتھرا جاویں گی اور چاند گرہن جاوے گا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القمر کے رکوع اول میں الفاظ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ بیان فرمائے ہیں اور الفاظ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَخُسِفَ الْقَمَرُ نہیں فرمائے۔ چاند گرہن اور چیز ہے اور چاند کا شق ہونا اور چیز ہے

لفظ شق کا استعمال (۱) اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ (ترجمہ) جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے (سورۃ الانشقاق پارہ ۳۰ کا رکوع ۹)

(۲) ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا (ترجمہ) پھر پھاڑا ہم نے زمین کو پھاڑ کر (پارہ ۳۰ کا رکوع ۲ سورۃ عبس)

(۳) وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ اور تحقیق بعضے پتھروں میں سے وہ ہے کہ پھوٹ جاتی ہیں اس سے نہریں اور تحقیق بعضے ان میں وہ ہیں کہ پھٹ جاتا ہے۔ پس اس میں سے پانی نکلتا ہے (پارہ اول کا رکوع ۹۔ سورۃ البقرہ)

شق القمر کشفی واقعہ نہیں تھا سورۃ القمر کی آیت مبارکہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ صاف ظاہر کر رہی ہے کہ چاند فی الواقع دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ نہ آیت مبارکہ سے اور کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ ایک کشف تھا۔ قرینہ صارفہ کے بغیر آیت کو ظاہر سے پھیرنا جائز نہیں ہے۔

پادری عماد الدین کا مغالطہ پادری عماد الدین مشرک نے اپنی کتاب "تحقیق الایمان" کے صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے:۔

مفسروں نے لکھا ہے کہ اکثروں کے نزدیک شق القمر ہو گیا۔ مگر بعضوں کے نزدیک نہیں ہوا۔ چنانچہ علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے وَعَنْ بَعْضِ النَّاسِ اَنَّ مَعْنَاهُ يَنْشَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی بعض آدمیوں نے یوں کہا ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ قیامت کو شق القمر ہوگا۔ اور بیضاوی نے کہا۔ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ سَيَنْشَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (تحقیق الایمان باب اول فصل اول صفحہ ۳۹)

مسیحی کے مغالطے کا جواب سورۃ القمر کی آیت مقدسہ بلحاظ الفاظ و معانی کے بالکل صاف اور واضح ہے منکرین کو بجز اس کے کوئی موقع ہاتھ پاؤں مارنے کا نہیں ملا کہ اِنْشَقَّ کو جو صیغہ ماضی ہے اور جس کا ترجمہ "پھٹ گیا" ہے۔ صیغہ مستقبل کے معنی میں لیتے ہیں اور اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔ "پھٹ جائے گا" مگر اس کی تردید خود آیت شریفہ کے الفاظ کر رہے ہیں۔

اول لفظ اِقْتَرَبَتْ جو صیغہ ماضی ہے۔ حقیقۃً ماضی کے معنوں میں ہے اگر صیغہ اِنْشَقَّ کو مستقبل میں لیا جاتا ہے تو اِقْتَرَبَتْ کو بھی مستقبل کے معنی میں لینا چاہیئے ورنہ ترجمہ بالکل غلط ہو جائے گا کیونکہ اِقْتَرَبَتْ کو بصیغہ ماضی اور اِنْشَقَّ کو بمعنی مستقبل لینے سے یہ مطلب حاصل ہوگا کہ قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ جائیگا۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ترجمہ بلاغت قرآن شریف کے بالکل منافی ہے اور اسلوب آیات قرآنیہ ہرگز اس کا مقتضی نہیں بلکہ اسلوب صحیح کے مطابق جو جا بجا قرآن مجید کی آیات میں خصوصاً سورۃ تکویر اور سورت انفطار میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یوں چاہیئے تھا اِذَا اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ انْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی جب قیامت نزدیک آئے گی تو چاند پھٹ جائیگا۔ مگر یہ تو بالکل بے معنی بات ہے کہ قیامت آگئی اور چاند پھٹ جائیگا۔ کیونکہ قیامت کے نزدیک آنے کا تو حقیقۃً بزمانہ ماضی دعوے کیا گیا ہے۔ اور چاند کے پھٹ جانے کا بزمانہ استقبال۔ ہاں اگر لفظ یوں ہوتے۔ وَقَعَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی قیامت ہوگئی اور چاند پھٹ گیا۔ تو بے شک یہ ترجمہ ہو سکتی تھی۔ کہ چونکہ قیامت کا وقوع اور چاند کا پھٹنا ہر دو یقینی امر ہیں۔ اس لئے ہر دو کے وقوع کو جو بزمانہ استقبال ہوگا۔ صیغہ ماضی کے ساتھ تعبیر کر دیا ہے

مگر لفظ اِقْتَرَبَتْ کی صورت میں وہ توجیہ صحیح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ گو ابھی قیامت نزدیک نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کبھی نزدیک ہوگی۔ مگر اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے کہہ دیا گیا کہ نزدیک آگئی۔ وہ جو اس کا یہ ہے کہ نزدیک آنے کی زمانہ مستقبل میں خبر دینا بالکل فضول امر ہے کیونکہ قرآن مجید میں بار بار نفس قیامت کے وقوع کو بصیغہ ماضی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے نزدیک آجانے کے وقوع کو مثلاً اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ یا اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ کیونکہ اِقْتَرَبَ بمعنی نزدیک آجانا تو بزمانہ مبارک نبوی واقع ہو چکا تھا۔ چنانچہ احادیث صحیحہ اس امر پر دال ہیں۔ یہ بات ذرا غور طلب ہے۔ کیونکہ وقوع کی خبر صیغہ ماضی کے ساتھ دینا اور معنی مستقبل کے مراد رکھنا اور قرب وقوع کی خبر بصیغہ ماضی دینا اور معنی مستقبل کے مراد لینا ہر دو ایک امر نہیں۔ پہلی صورت جو آیت مذکورہ بالا میں موجود نہیں صحیح ہے اور علیٰ بلاغت اور جو بزعم منکرین یہاں موجود ہے۔ ذرا غور کرو۔ اور انصاف سے کام لو کہ آیا مقام تحذیر اور تہدید اس امر کا مقتضی ہے کہ منکرین کو یوں کہا جائے۔ کہ قیامت آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ یا اس امر کا مقتضی ہے کہ انہیں یوں سنایا جائے کہ قیامت قریب آجائے گی اور چاند پھٹ جاوے گا۔ اس مہمل لغو اور بے معنی تقریر کو تو کوئی وہی شخص مانے گا کہ جس کا دماغ قانون قدرت نے مختل کر رکھا ہو۔ ورنہ عقل و ہوش کا آدمی تو ایسی بے سروپا بات منہ سے نہ نکالیگا۔

ثانیاً سورۃ القمر کے الفاظ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ منکر کو کسی کٹ حجتی کو چلنے نہیں دیتے۔ کیونکہ یہ الفاظ صاف صاف اس امر کی شہادت دے رہے ہیں کہ منکرین نے کسی خرق عادت کو دیکھا ہے اور ضد اور ہٹ سے اس کو سحر سے تعبیر کر دیا۔ تعجب ہے کہ منکرین ایسے اندھے ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں ان الفاظ پر مطلقاً توجہ نہیں۔ کیونکہ اگر بزعم منکر یہ تسلیم کیا جاوے۔ کہ قرب قیامت میں بزمانہ مستقبل چاند پھٹے گا تو اسے سحر کہنے کا کیا مطلب ہے (رسالہ صوفی بابت ماہ نومبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۲۴ و ۲۵)

احادیث صحیحہ

صحیح بخاری شریف جلد ۲۔ صفحہ ۷۲۱ و ۷۲۲۔ فتح الباری پارہ ۲۰ صفحہ ۴۱۸ و ۳۵۲۔ ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۳۶۴ و ۳۶۵ عمدۃ القاری جلد ۹ صفحہ ۱۲۱ اعظم التفاسیر جلد ۲ صفحہ ۴۹۹ و ۵۰۰ پر ہے۔

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ اور حالانکہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو ہو گیا چاند دو ٹکڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گواہی دو۔ گواہی دو۔

(۲) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا نیچے تو حضرت نے فرمایا کہ گواہی دو۔

(۳) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ حضرت نبی کریم صلعم کے زمانہ میں۔

(۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مکہ شریف والوں نے سوال کیا کہ ان کو کوئی نشانی دکھلا دیں۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھلایا۔

(۵) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا۔

نوٹ: تفسیر ابن جریر کی جلد ۲۷ صفحہ ۵۰ و صفحہ ۵۱ و ۵۲۔ ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ فتح البیان جلد ۹ صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱۔ در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴۔ خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۱۲۵ کتاب الشفا جلد اول صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲۔ شرح الشفا جلد اول صفحہ ۵۸۵ تا ۵۹۰ پر ہے

اللدنیہ جلد اول صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۸ ، ترجمان القرآن جلد ۲ صفحہ ۷۰۱ تا ۷۰۲ میں بھی معجزہ شق القمر کا بیان موجود ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا دوسرا عقیدہ

(الف) کتاب سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۲۹ و ۴۹ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:۔

"اور اس جگہ یہی واضح رہے کہ منشاء شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے جو قرآن شریف میں درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو آیت آیت اس کی بروقت نزول ہزارہا مسلمانوں اور منکروں کو سنائی جاتی تھی۔ اور اس کی تبلیغ ہوتی تھی۔ اور صدہا اس کے حافظ تھے مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز میں اس کو پڑھتے تھے۔ پس جس حالت میں صریح قرآن شریف میں وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافروں نے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جادو ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ تو اس صورت میں اس کے منکرین پر لازم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپ نے اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب ہم نے دیکھا۔ لیکن جس حالت میں باوجود مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے بھی دم نہ مارا تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا تھا۔ تب ہی تو ان کو چون و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہی۔"

(ب) کتاب چشمہ معرفت کے ضمیمہ صفحہ ۴۲ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے۔ یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت نزدیک آگئی۔ اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ خدا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر مرے تھے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے۔ ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا از عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افتراء خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے بالخصوص جبکہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا۔ تو اس حالت میں ان کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رد کرتے نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مہر لگا دیتے۔ پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ظہور میں آیا تھا۔ اور اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ یہ واقعہ علم ہیئت کے مطابق نہیں۔ یہ فضولات بالکل فضول ہیں۔ معجزات ہمیشہ خارق عادت ہی ہوا کرتے ہیں ورنہ وہ معجزے کیوں کہلائیں اگر وہ صرف ایک معمولی بات ہو۔ اور علاوہ اس کے علم ہیئت کی کس نے اب تک حد بست کر لی ہے؟"

اعتراض

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۰ شوال ۱۳۴۲ھ کے صفحہ ۲ میں ہے:۔

"خود شق القمر کے متعلقہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک قسم کا چاند گرہن تھا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ چاند کے دونوں ٹکڑوں میں سے ایک نظر آتا تھا۔ اور دوسرا غائب تھا جس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ چاند گرہن تھا۔"

جواب

صحیح بخاری شریف کی جلد دوم کے صفحہ ۷۲۱ (۷۲۲) پر روایت یوں آئی ہے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِیْ زَمَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلعم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا۔

نوٹ:۔ اس صحیح روایت سے صاف ظاہر ہے کہ چاند پھٹ گیا تھا۔

باقی صفحہ ۲۱ پر

کیا مرتد واجب القتل ہے؟

امام المرتدین مرزا طاہر کے جواب میں

مولانا محمد شریف ہزاروی
اسلام آباد

موطأ امام محمد میں امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر امام وقت کو مرتد کی توبہ کے بارے میں یقین ہو تو اس کے قتل کو تین دن تک مؤخر کر سکتا ہے اور اگر توبہ کی امید نہ ہو اور مرتد خود بھی سوچنے کے لئے مہلت طلب نہ کرے تو بلا مہلت دیئے قتل کیا گیا تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مرتد کے بارے میں میرا وہی قول ہے جو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ تین دن کی مہلت دی جائے اگر مسلمان ہو جائے تو ٹھیک ورنہ قتل کیا جائے۔

امام شافعیؒ کے قتل مرتد کے بارے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اگر فوراً توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔ دوسرا قول یہ کہ تین دن کی مہلت کے بعد اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔

مرتد کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور طرز عمل صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدینؓ کا رویہ، خلفاء اسلام کا عمل اور آئمہ مجتہدین کا مسلک قتل مرتد کے بارے میں بالتفصیل آپنے ملاحظہ فرمایا اب ہم وہ وجوہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ کن افعال کے کرنے سے آدمی مرتد ہو جاتا ہے اور کن نظریات کے حامل افراد مرتد کہلائیں گے تاکہ ان کی روشنی میں سلمان رشدی کی مذموم حرکت اور مرزا طاہر کی مذموم ترین حرکت (عذر گناہ بدتر از گناہ) آپ پر واضح ہو جائے۔

آدمی وہ فعل کرے جس کے کرنے سے شریعت نے حرام قرار دیا ہو اور کرنیوالا اس فعل حرام کو جائز سمجھتا ہو اور شریعت کے حکم کا لحاظ نہ رکھے۔ یہ آدمی اس فعل کو علاً کرے یا استہزاً کرے یا شریعت کے حکم کو ہلکا سمجھ کر کرے یا عناداً کرے سب صورتوں میں مرتد ہو جائے گا۔ مثلاً بت یا سورج یا چاند یا تاروں کو سجدہ کرنا قرآن کریم وکتب حدیث کو استہزاً گندگی میں پھینکنا یا ہلکا سمجھ کر پاؤں تلے روندنا یا کسی حرام کا ارتکاب کرے اور اسے حلال سمجھے مثلاً کوئی آدمی زنا کرے اور یہ سمجھے کہ زنا حرام نہیں یا مجھ پر حرام نہیں یہ بھی مرتد تصور ہو گا۔ اسی طرح شراب کے پینے کو ایک آدمی حلال سمجھتا ہو یا انبیاء معصومین کی توہین وقتل کو جائز سمجھتا ہو تو یہ بھی مرتد ہے کسی ایسی چیز کے حلال ہونیکا عقیدہ رکھے جس کی حرمت پر نص موجود ہو یا اس کی حرمت پر اجماع ہو چکا ہو اور دلائل کی بنیاد پر اس کے حکم میں کوئی شبہ نہ ہو جیسے خنزیر کے گوشت کا حرام ہونا، زنا کا حرام ہونا، ایسے اعتقاد والے افراد مرتد کہلائیں گے یا مثلاً موجودہ زمانہ میں وہ اشخاص جو شریعت اسلامی پر فیصلہ کرنے کو ممنوع قرار دیتے ہوں اور عصری قوانین کو شریعت محمدی کا بدل ٹھہراتے ہوں ایسے افراد اگر پہلے مسلمان اور بعد میں یہ رائے رکھیں تو مرتد کہلائیں گے۔

کیونکہ بنص قرآن حکم (انزل اللہ) واجب ہے اور حکم بغیر (ما انزل اللہ) حرام ہے اس سلسلہ کی نصوص قرآنیہ واضح اور قاطع ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔ (ان الحکم الا للہ) ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون: ظالمون، فاسقون، بما انزل اللہ پر حکم کرنے والا کافر ہے: یا ظالم: یا فاسق تفصیل تفاسیر میں ملاحظہ کی جائے۔

اور علماء اس پر متفق ہیں کہ شریعت اسلامیہ کے علاوہ باقی شرائع باطل ہیں ان کی اطاعت واجب نہیں بلکہ باقی شرائع کی پابندی حرام ہے۔ اگر حکمران ان کو جائز سمجھتے ہوئے فیصلہ کریں تو حسب حال وہ کافر ظالم فاسق ہیں مثلاً ایک آدمی حد قذف حد زنا چوری کی حد سے اعراض کرتے ہوئے ان حدود کو اس زمانہ میں ناقابل عمل یا اس کو وحشیانہ کہتا ہے وہ کافر ہے اور اگر بغیر انکار کئے ان پر عمل نہیں کرتا وہ فاسق ہے، اور یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جو شخص اوامر اللہ اور اوامر رسول سے اعراض کرتا ہے انکو رد کرتا ہے۔ یہ شخص خارج عن الاسلام ہے۔

کسی ایسے قول کا سرزد ہو جانا جو قول کفریہ ہو یا وہ قول تقاضا کرتا ہو کفر کا تو یہ قائل کافر و مرتد ہو جائے گا مثلاً ایک آدمی ربوبیت باری تعالیٰ کا انکار کرے اور یہ کہے کہ اللہ کریم موجود نہیں ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) یا وحدانیت باری تعالیٰ کا انکار کرے اور مدعی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے نظام کائنات میں اور تدبیر کائنات میں اور شرکاء بھی ہیں یا اللہ کریم کے لئے بیوی یا بیٹے کا مدعی ہو یا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوۃ کی تصدیق کرے یا ملائکہ کا انکار کرے یا تمام انبیاء کا انکار کرے یا کسی ایک نبی کا انکار کرے یا قرآن کریم کا انکار کرے یا کسی حصہ کا انکار یا تحریف کا قائل ہو یا بعث بعد الموت کا انکار کرے یا اسلام کا انکار کرے یا شہادتین کا انکار کرے یا کسی حصہ کا برات وبیزاری کا اعلان کرے یا یہ کہے کہ شریعت کے احکامات تمام اوقات اور تمام احوال پر منطبق نہیں ہوتے یا یہ کہے کہ شریعت کے احکامات دائمی نہیں ہیں یا ایسا عقیدہ رکھے جو عقائد اسلام کے منافی ہو مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ عالم قدیم ہے یا یہ کہ اس جہان وکائنات کا کوئی موجد وخالق نہیں یا تناسخ

ارواح کا قائل ہو یا قرآن کریم کو غیر اللہ کی کتاب سمجھے یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) کاذب سمجھے یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو (اللہ) یعنی خدا سمجھے یا حضرت علی کو رسول سمجھے اور وہ عقیدہ جو قرآن وسنت کے منافی ہو مثلاً یہ کہے کہ مسلمانوں کے انحطاط کا سبب قوانین اسلام پر عمل کرنا ہے یا ان کو عصر حاضر پر منطبق کرتا ہے یا یہ کہے کہ مسلمانوں کی اصلاح اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب یہ قوانین اسلام کو ترک کر کے عصری قوانین کو نہ اپنائیں۔ یہ اور ان جیسے عقائد کا حامل فرد کافر ہے اور اگر پہلے مسلمان تھا بعد میں یہ عقیدہ اپنایا تو یہ شخص مرتد ہے مرتد کا حکم آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ اس کو توبہ کرنے کو کہا جائیگا اگر توبہ نہ کرے تو قتل کردیا جائیگا مگر کچھ مرتدین ایسے ہیں کہ ان کو توبہ کرنے کو نہ کہا جائے گا بلکہ فی الفور قتل کردیا جائے گا۔

۱ جادوگر سے ایسا جادو کرنا ثابت ہو جائے جو صریح کفر ہو تو اس کو توبہ کرنے کا نہ کہا جائے گا بلکہ فی الفور قتل کر دیا جائے گا۔ ہاں اگر قبل از گرفتاری از خود توبہ کر کے اعلان توبہ کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس قسم کا جادو کرتا تھا تو قتل نہ کیا جائے۔

۲ زندیق کو توبہ کا نہ کہا جائے زندیق وہ شخص ہے جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتا ہے اور دل میں کفر چھپائے رکھتا ہے اس کو فی الفور قتل کر دیا جائے گا۔ اس لئے کہ تقیہ زنادقہ کا حربہ ہے کہ بظاہر مصیبت کے وقت اپنی جان چھڑانے کے لئے توبہ کر لیتے ہیں اور بعد میں اپنے عقائد پر ہی قائم رہتے ہیں ہاں اگر از خود تائب ہو کر اعلان توبہ کرے تو توبہ قبول کی جائیگی اور قتل نہ کیا جائے گا۔

۳ جس آدمی نے پیغمبر علیہ التحیۃ والتسلیمات کو یا کسی فرشتہ کو گالی دی یا اس پر لعنت کی یا کوئی عیب لگایا یا توہین کی یا کوئی طنز کیا۔ ایسے شخص یعنی شاتم رسول کو قتل کیا جائے گا اور اس کو توبہ کا نہ کہا جائے گا اور اگر ایسا شخص از خود توبہ کر کے اعلان کرے اور اسلام کی طرف آجائے تو توبہ قبول نہیں ہے۔ کیونکہ اس جرم کے لئے قتل حد خاص ہے۔ اگرچہ یہ مجرم بھی مرتد کے ضمن میں آتا ہے مگر حکم اس کا مرتد سے مختلف ہے باقی مرتدین کو توبہ کرنے کو کہا جائے گا اور ایسے مرتد کی توبہ جو یہ از خود کرے قبول نہ کیجائیگی اور نہ اس کو توبہ کے لئے کہا جائے گا مزید تحقیق کیلئے تکملہ فتح الملہم از شیخ تقی عثمانی (مدظلہ) جواھر الفقہ از مفتی محمد شفیع (رحمۃ اللہ) التشریع الجنائی شیخ عبدالقادر عودہ کیطرف رجوع فرمائیں) مرزا طاہر نے اپنی کتاب "اللہ کے نام کا قتل" میں آخر یہ کیوں ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مرتد واجب القتل نہیں؟ قادیانیوں کی اسلام دشمنی مسلمانوں امت مسلمہ کے ساتھ عداوت، اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنا، ایسے مسلمات ہیں جن پر امت قادیانیہ کی تاریخ شاہد ہے۔ ختم نبوت کا انکار، نزول مسیح کا انکار، نزول ملائکہ کا انکار اور خود مسیح مہدی وغیرہ بننا ان کی کفر پر واضح دلائل ہیں۔ مرزا غلام قادیانی اپنی زندگی کی حد تک تو احادیث میں قرآنی آیات کے مفاہیم میں تحریفی جرم کا ارتکاب کرتا ہی رہا۔ لیکن خیال کیا جاتا تھا کہ مرزا قادیانی کا لیٹرین میں چلے جانے کے بعد اس کی ذریت تحریفی جرم سے باز آجائے گی (مگر خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے) کے مصداق یہ امت باز نہ آئی اور تحریف کا کارخانہ انہوں نے بند نہ کیا بلکہ مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے وہی سلسلہ انہوں نے بھی جاری رکھا۔ ہوا یوں کہ مرزائی دجل وفریب کے پھیلانے کے لئے ایک شخص نعمت اللہ نامی افغانستان گیا۔ والی کابل نے علماء سے برطانوی چھاپ کی نبوت کے بارے میں پوچھا علماء نے مسئلہ کی وضاحت فرمائی کہ نبوت من جانب اللہ ایک اعزاز ہوتا ہے جس کا سلسلہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے۔ انگریز کی وفاداری میں سر، خان بہادر، شمس العلماء وغیرہ کے خطابات تو مل سکتے ہیں مگر نبوت انگریز کی طرف سے نہیں مل سکتی اور جو مدعی ہو وہ مرتد واجب القتل ہے اور اس کے متبعین بھی مرتد واجب القتل ہیں۔ والی کابل نے نعمت اللہ نامی مرزائی کو قتل کر دیا۔ امت قادیانیہ نے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ اولاً تو عرض ہے کہ اسلام کی تشریح کا حق صرف مسلمان کو ہے غیر مسلم کو نہیں۔ قادیانی اپنے مذہب کی تشریح کر سکتے ہیں اسلام کی نہیں۔

دنیا کا مسلمہ قانون ہے کہ ملکی قوانین سے بغاوت کرنیوالوں کو سزا دی جاتی ہے۔ انگریزوں کا اپنا قانون اس پر شاہد ہے کہ ہندوستان میں انگریزی قانون کو نہ ماننے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں تاریخ کی اوراق پر ثبت ہیں۔ جب ایک انسان کے بنائے ہوئے قانون سے بغاوت پر قتل، کالا پانی، ملک بدر جیسی بھیانک سزائیں دی جا سکتی ہیں تو اسلام سے بغاوت کرنیوالے کو کیوں بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سلمان رشدی لعین نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جرم بغاوت کا ارتکاب کیا ہے اور مرزا طاہر اس کی وکالت کرتا ہے۔ مطلب واضح ہے کہ مرزا طاہر اور سلمان رشدی کا اس جرم میں برابر کا ساتھ ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ جیسے مسلمانوں نے سلمان رشدی کے خلاف غیرت ایمانی کا ثبوت دیا اسی طرح مرزا طاہر کے خلاف صف آرا ہو جائیں اور جب تک دونوں کو ان کے منطقی انجام تک نہ پہنچایا جائے چین وآرام سے نہ بیٹھیں۔

واجر المسلمین علی اللہ، وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

بقیہ: ——— شیطانی حربے

(۳) یہ بات کبھی بھی نہ بھولنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ جہاں غفور اور رحیم ہے وہاں جبار بھی اور قہاری کی اسی کی صفت ہے۔ تو چاہے تو ہزاروں لاکھوں بلکہ ان گنت گناہ معاف کر دے۔ وہ اگر چاہے تو اپنی جباری وقہاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک گناہ بھی معاف نہ کرے۔ اس لئے توبہ کی امید پر گناہ نہیں کرنا چاہیئے۔

قادیانیت نوازی میں بیان دینے والے اپنے گریبان میں جھانکیں

محمد نذر عثمانی

لاہور (پ ۔ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے جسٹس دراب پٹیل کے اس بیان پر کہ قادیانیوں کے خلاف غیر انسانی و غیر اخلاقی سرگرمیوں میں حکومت پنجاب ملوث ہے ۔ اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے قادیانیوں پر کوئی غیر انسانی و غیر اخلاقی پابندی عائد نہیں کی ۔ اور پنجاب میں قادیانیوں سے کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا ۔ اگر حکومت پنجاب نے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی لگا کر غیر انسانی اور غیر اخلاقی کام کیا ہے ۔ تو قادیانیت نوازی میں بیان دینے والے گریبان میں جھانکیں ۔ کہ جن لوگوں کی ہم حمایت کر رہے ہیں ان کا کردار کیسا ہے ۔ مولانا عثمانی نے کہا کہ وطن عزیز کے خلاف ہندو لابی اتنی سرگرم نہیں ۔ جتنا قادیانی اس ملک کے خلاف ہیں ۔ قادیانی وطن عزیز کو توڑ کر اکھنڈ بھارت کے خیال رکھتے ہیں ۔

مولانا عثمانی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلام اور وطن عزیز کے خلاف بیان بازی کر کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والوں کے خلاف سخت کاروائی کی جائے ۔

فنکاروں سے این او سی کی پابندی ختم ہونے کا حکم فوراً واپس لیا جائے

جمعیۃ اہل السنۃ والجماعت متحدہ عرب امارات کے مرکزی راہنماؤں نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حکومت پاکستان کے اس تازہ ترین اقدام پر اپنے سخت غم و غصہ کا اظہار کیا ۔ جس کے مطابق پیشہ ور موسیقاروں ، فن کاروں ، اور فلمی کارکنوں کو ملک سے باہر جانے کے لئے این او سی کی پابندی سے آزاد کر دیا گیا ۔ اور ۱۹۷۸ء سے لاگو اس پابندی کو اٹھا دیا گیا ۔ جمعیت کے راہنماؤں نے کہا کہ یہ فیصلہ نہایت افسوسناک ہے ۔ اور اس سے اخلاق بے راہ روی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ۔ اور پاکستان جیسے اسلامی ملک ——————— افسوسناک اور دکھ دہ ہے ۔ خصوصاً اس اعتبار سے کہ ایسے لوگ ملک سے باہر آ کر اسلام اور وطن عزیز کی رسوائی کا باعث بنتے ہیں ۔ اور طرح طرح کے فتنوں کو جنم دیتے ہیں ۔ جس کی ماضی کی روشنی میں کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں ۔ اس لئے جمعیت اہل سنت والجماعت متحدہ عرب امارات حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے اس فیصلے کو فی الفور واپس لے ۔ تاکہ غیوران اسلام کے غیض و غضب اور اللہ کے عذاب سے بچ سکے

مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندی کا انتقال ایک عظیم سانحہ ہے

دبی (پ ۔ ر) جمعیۃ اہل السنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے مرکزی راہنماؤں نے ایک خصوصی اجلاس میں پاکستان کے مشہور و معروف عالم دین اور بزرگ راہنما مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندی کے سانحہ ارتحال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ۔ اور اسے ایک عظیم سانحہ اور ملی نقصان سے تعبیر کیا ۔ جس کی تلافی مستقبل قریب میں بہت مشکل ہے ۔ مرحوم نے ساری زندگی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں صرف فرمائی ۔ اور دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں ملک کے کونے کونے اور بیرون ملک مختلف ممالک کے دورے کرتے رہے ۔ اور دنیا کو توحید و سنت کا پیغام پہنچاتے رہے ۔ اجلاس میں مرحوم کے لئے دعا بھی کی گئی کہ اللہ پاک انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ۔ تعزیتی اجلاس میں جمعیت کے جن راہنماؤں نے شرکت کی ۔ ان حضرات کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ مولانا محمد اسحاق خان المدنی ، مولانا امیر محمد جان ، مولانا محمد اسماعیل عارف اور حافظ بشیر احمد چیمہ ۔

تعلیم و تربیت کے نام پر بچوں کے ذہنوں کو خراب کیا جا رہا ہے

کراچی (پ ۔ ر) تنظیم القرآن والحفاظ مدرسہ تعلیم القرآن کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس سرپرست اعلیٰ تنظیم مولانا قاری شریف احمد کی صدارت میں ہوا ۔ جس میں فیروز سنز لمیٹیڈ لاہور کا جاری کردہ ماہنامہ "تعلیم و تربیت" میں شائع شدہ کہانی "مدین کے کنویں پر" جو ڈاکٹر عبدالرؤف کی تحریر کردہ ہے ۔ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ۔ کیونکہ اس میں جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی دو صاحبزادیوں کی شبیہ دکھائی گئی ہے ۔ اجلاس کے آخر میں ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا ۔ جس میں کہا گیا کہ ابھی شیطان رشدی کا حل مسئلہ حل نہیں ہوا تھا یہ مسئلہ کھڑا ہو گیا ۔ اور اس سے مسلمانوں کے ضمیر سے کھیلا جا رہا ہے ۔ اور مسلمان اس مسئلہ پر کبھی خاموش نہیں رہ سکتا ۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ جس طرح نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام اور عظمت مسلمانوں پر واجب ہے اسی طرح تمام انبیاء کرام علیہم کا احترام بھی لازم ہے ۔ اور اس بات کو کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا ۔ بیان میں وزیر اعظم بینظیر بھٹو ، وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف ، وفاقی وزیر مملکت برائے

منڈی امور خان، بہادر خان اور پنجاب کے وزیر اوقاف قاری سعید الرحمن ——— سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ تعلیم و تربیت کے نام پر بچوں کے ذہنوں کو خراب کرنے والے رسالے اور اسلامی تشخص کو برباد کرنے والوں کے خلاف شریعت اسلامی کو سامنے رکھتے ہوئے عبرتناک سزا دی جائے۔ بیان میں مولانا سمیع الحق، قاضی عبداللطیف قائد جمعیت، مولانا فضل الرحمن، مولانا عبدالستار خان نیازی سے خصوصاً اور تمام اراکین سینیٹ و قومی و صوبائی اسمبلیوں سے عموماً یہ بھی التجا کی گئی ہے۔ کہ وہ اسمبلیوں میں آواز اٹھائیں۔ تاکہ اس مسئلے سے نمٹا جا سکے۔ اجلاس میں سرپرست اعلیٰ تنظیم کے علاوہ ورکنگ کمیٹی سرپرست قاری رشید احمد، حافظ محمد یامین صدر، مولانا محمد الیاس نائب صدر، ریاض الدین ریاض، ناظم اعلیٰ حافظ تنویر احمد، حافظ سراج احمد، حافظ محمد صالحین پراچہ، حافظ علاؤالدین، حافظ جمال احمد صدیقی، حاجی ابرار حسین، اور نومنتخب تنظیم کے سرپرست اعزازی حاجی محمد سلطان نے شرکت کی۔

عالمی مجلس قصور کا اجلاس ضلع قصور میں مرزائیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار

جمعۃ المبارک ۶ اکتوبر کو مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کا ایک اجلاس ضلعی صدر الحاج فضل حسین صاحب کونسلر بلدیہ قصور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلع قصور کے مختلف مقامات پر مرزائیوں کی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ مجلس کے اراکین نے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ تحصیل چونیاں اور بالخصوص چوکی میں مرزائیوں کی اشتعال انگیز تبلیغی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں جس کا سب سے بڑا سبب تحصیل چونیاں کا مرزائی بی اے ناصر ہے۔ جو ضلع بھر میں ہر قسم کی مرزائی سرگرمیوں کی اعلانیہ پشت پناہی کرتا ہے۔ مجلس کے قائم مقام جنرل سیکرٹری محمد یحییٰ ہمدانی نے کہا ہے کہ ہم پہلے بھی مذکورہ افسر کی برطرفی کا کئی بار مطالبہ کر چکے ہیں۔ اور جب کہ اس شخص کی پشت پناہی کے باعث اور زیادہ اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم پنجاب کی اسلام پسند حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ بی اے ناصر چونیاں کو جلد از جلد ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ اور اس کی جگہ کسی مسلمان کا تقرر کیا جائے۔ انہوں نے مزید مطالبہ کیا کہ قصور کے ڈسٹرکٹ پوسٹ آفس میں مرزائی کو پوسٹ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ جبکہ ایک ضلعی صدر مقام کا پوسٹ آفس ہونے کی وجہ سے یہ بھی کلیدی اسامی ہے۔ لہٰذا پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ پوسٹ ماسٹر قصور کو فی الفور اس عہدے سے برطرف کیا جائے۔

منڈی بہاؤالدین میں قادیانیوں نے مسجد ختم نبوت کا راستہ بند کر دیا۔

منڈی بہاؤالدین (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ ملک محمد یامین قادری نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحیت تخریب کاری پاکستان کے خلاف گہری سازش معلوم ہوتی ہے۔ قادیانیوں نے مختلف شہروں میں جس طرح مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کیا ہے۔ اس سے خطرناک عزائم کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ سندھ کراچی اور دوسرے شہروں میں قتل عام عروج پر ہے۔ قادیانیوں کا یہ نعرہ کہ پاکستان ختم ہو جائے گا۔ اور سب بھارت بن جائے گا۔ لندن میں قادیانی بھگوڑا مرزا طاہر پاکستان کے خلاف زہر افشانی کر رہا ہے۔ مرزا طاہر انتہائی بدمعاش غنڈہ انسان ہے۔ اس کی کیسٹ سے پاکستان کے خلاف جو زبان استعمال ہو رہی ہے۔ غداری کا مقدمہ درج کیا جائے۔ منڈی بہاؤالدین کی جامع مسجد ختم نبوت و دارالعلوم ختم نبوت کا شاہ تاج شوگر ملز کی قادیانی انتظامیہ نے راستہ بند کر کے مسلمانوں کو نماز کے لئے روک دیا ہے۔ قادیانیوں کی اس کارروائی سے علاقہ کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو گیا ہے۔ اگر مسجد ختم نبوت کا راستہ بند رکھا گیا تو حالات کی تمام ذمہ داری قادیانی انتظامیہ پر ہو گی۔ راستہ بند ہونے سے علاقہ کے حالات مسلسل خراب ہو رہے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو زبان بھی استعمال ہو گی۔ اس کا سختی سے جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف ہوش کے ناخن لیں۔ اسلام کے ٹھیکیدار بن کر پھر بھی قادیانیت نوازی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ربوہ کا الفضل قادیانی رسالہ اور لاہور کا تقاضا اور قادیانی رسائل کا ڈیکلریشن جاری کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے ڈیکلریشن فوراً منسوخ کئے جائیں۔ میاں نواز شریف کی یہ کھلی چھٹی ناقابل برداشت ہے۔ ہمیں تحریک چلانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

مغلپورہ میں سکول کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنما الحاج بلند اختر نظامی، نائب امیر حاجی منظور احمد، ناظم اعلیٰ قاری نذیر احمد، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا محمد ندیم شاہ کے علاوہ سید ممتاز اعوان

نے اپنے مشترکہ بیان میں بتایا ہے کہ گذشتہ دنوں قادیانیوں نے اپنی تبلیغ کے سلسلہ میں اور مسلمانوں کی نسل کو گمراہ کرنے کے لئے غازی آباد لاہور میں غالب نامی سکول قائم کرکے کفریہ عقائد کی تعلیم دیتا رہا۔ لیکن وہاں کے غیرت مند مسلمانوں نے اس سکول کو بند کروادیا۔ تاہم اس ذلت کے باوجود قادیانیوں نے یہی سکول اب لاریکس کالونی نزد چشتی مسجد علاقہ تھانہ مغلپورہ میں قائم کرلیا ہے اور مرزا غلام قادیانی کی تبلیغ اور لٹریچر تقسیم کررہے ہیں۔ ان راہنماؤں نے پنجاب حکومت اور مغلپورہ پولیس سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ فی الفور قادیانیوں کے اس سکول کو بند کروا کے قادیانیوں کے متعلق صدارتی آرڈیننس پر عمل کرائے۔ ورنہ بصورت دیگر حالات کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ علاوہ ازیں ان راہنماؤں نے علاقہ کے مسلمانوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل نہ کراکے اپنے بچوں کو قادیانیت کی تبلیغ اور گمراہ ہونے سے بچائیں۔

قصور میں مرزائیوں کا سالانہ اجتماع ناکام
ڈپٹی کمشنر قصور کو مجلس تحفظ ختم نبوت کو خراج تحسین

جب سے صدیق آباد ربوہ میں مرزائیوں کا سالانہ اجتماع غیر قانونی قرار پایا ہے انہوں نے ملک کے مختلف اضلاع میں خفیہ طور پر مخصوص مقامات پر علاقائی جلسے کرنے کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ ان مقامات میں سے ایک قصور کا قریبی گاؤں نورپور ہے۔ جہاں قصور اور دیگر اضلاع کے مرزائی گذشتہ دو تین برسوں سے اجتماع کررہے تھے۔ اس گاؤں میں اور اس کے آس پاس ایک دو اور دیہات میں مرزا قادیانی کا ایک رشتہ دار گھرانہ جو بیس پچیس افراد پر مشتمل ہے اور یہاں اس فیملی کی جائیدادیں۔ اور ایک گاؤں کی نمبرداری بھی انہی کی ہے۔ ان کا یہ زمیندارانہ اثر و رسوخ ہی ہے۔ جس نے انہیں اس گاؤں میں اعلانیہ مرزائیت کی تبلیغ اور اجتماع کی جرأت بخشی۔ نیز قصور چونیاں کا مرزائی افسر بھی ان کی پشت پناہی کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے مرزائی گذشتہ دو سال کھلم کھلا لاؤڈ اسپیکر اپنا اجتماع کرنے میں کامیاب ہوتے رہے۔ جس میں قصور کے علاوہ دیگر اضلاع کے مرزائی بھی شریک ہوتے رہے۔ اور ربوہ سے ان کے مبلغ آکر تقریریں کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں ہر بار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا احتجاج صدا بصحرا ثابت ہوا۔ اس سال بھی انہوں نے ۵ اور ۶۔ اکتوبر کو جلسہ کا پروگرام بنایا۔ مگر نورپور ہی کے مجاہد نوجوان اصغر علی نے تمام قریبی دیہات کے مسلمانوں کو ساتھ ملایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور سے رابطہ قائم کیا۔ ۴۔ اکتوبر کو مجلس کے کارکنوں کا ایک وفد علاقہ کے مسلمانوں کی کثیر تعداد کے ساتھ ڈپٹی کمشنر اقبال احمد خان بوسن سے ملا۔ اور انہیں حالات سے آگاہ کیا۔ اور جلسہ کو رکوانے کے لئے تحریری عرضداشت پیش کی۔ جناب۔ ڈی۔ سی صاحب نے عرضداشت پر ہمدردانہ غور کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ ۵۔ ۶۔ اکتوبر کو مرزائی لاؤڈ سپیکر کی اجازت حاصل کرنے اور اجتماع کرنے میں واضح طور پر ناکام ہوگئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت قصور نے اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب آئی جی پولیس پنجاب اور ڈی سی قصور کو بذریعہ تار بھی آگاہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، قصور اور نورپور، تارا گڑھ اور بہت سے دیہات کے مسلمانوں نے ایک بیان میں مرزائی جلسہ پر پابندی لگانے پر جناب اقبال احمد بوسن ڈی۔ سی قصور کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا ہے۔

بقیہ: ——— عشق رسولؐ

میں ایک لمبے تڑنگے ہندو فارسٹ افسر نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی باتیں شروع کردیں۔ اگرچہ مجھے مذہب سے کوئی رغبت نہ تھی۔ نہ میں نماز پڑھتا تھا۔ نہ میں قرآن شریف کی تلاوت کرسکتا تھا جبکہ ان دنوں میں مغربی عادات واطوار کا دلدادہ تھا اور سرتاپا مغربی رنگ میں رنگا ہوا تھا مگر اس ہندو کی باتیں سن کر میرا خون کھول اٹھا۔ میں نے اٹھ کر اسے پکڑ لیا اور وہیں کلب کے فرش پر دے مارا۔ پھر گھونسوں اور لاتوں سے اس کی خوب مرمت کی۔ کسی ہندو افسر نے قریب آنے کی جرأت نہ کی۔ یہی نہیں بلکہ دوسرے دن اس فارسٹ افسر نے مجھ سے معافی مانگی۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر غیرت دکھانے کا یہ اثر ہوا کہ میری طبیعت یکسر بدل گئی۔ ایک ہفتہ کے بعد میری نماز باجماعت ہوگئی۔ میں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کردیا۔ دینی کتابوں کا شوق پیدا ہوا خواب میں کعبۃ اللہ کی زیارت ہوئی۔ دو برس بعد برٹش لیگیشن جدہ میں بطور ڈاکٹر تعیناتی ہوگئی۔ ساڑھے چار برس وہاں رہا حج کئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارتیں کیں۔ ایک روحانی بزرگ سید عبدالغفور شاہ صاحبؒ سے روحانی رابطہ ہوا اور سکون کی منزلیں طے ہوئیں۔

آج روحانی اور دنیوی دونوں قسم کی برکتوں سے مالا مال ہوں اور یہ سب کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر غیرت دکھانے سے ہوا۔

بقیہ: ——— بزم

ہے پورا ہفتہ اس رسالے کی ہمیں انتظار رہتا ہے اور یہ رسالہ جلدی پاس سوموار کو پہنچتا ہے اور انتظار کی گھڑیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ انشاء اللہ شیرازان کا بائیکاٹ جاری ہے جو پاس جتنے بھی اشتہار اور سٹیکر آتے ہیں ہم سب دوکانوں اور مکانوں اور بازاروں میں لگا دیتے ہیں ہماری دعا آپ کے ساتھ ہے

بقیہ: شق القمر کے معجزہ پر مرزا قادیانی اور اس کی امت کے مختلف خیالات

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت مرزائیہ لاہور کا قول

تفسیر بیان القرآن کی جلد سوم کے ص۱۴۴۱ پر مولوی صاحب نے لکھا ہے:۔

ان تمام روایات سے جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں۔ وہ اس حد تک یقینی ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں انشقاق قمر دیکھا گیا یعنی چاند کا پھٹنا دیکھا گیا لیکن جہاں تک اصل واقعہ کا تعلق ہے۔ ایک طرف احادیث اس بارہ میں تواتر کو پہنچ گئی ہیں اور دوسری طرف قرآن کریم کے صریح الفاظ بھی اس پر دال ہیں کہ انشقاق القمر وقوع میں آیا۔"

شیطانی حربے اور ان سے بچنے کا طریقہ

صادق علی زاہد [illegible] صاحب

شیطان انسان کا جانی دشمن ہے۔ جب اس نے حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ اور مقہور ملعون قرار پایا۔ تو اس نے برملا کہہ دیا۔ ولاغوینھم:۔ میں ان کو گمراہ کروں گا۔ چنانچہ اس قبیح ارادے کو آج تک عملی جامہ پہنا رہا ہے۔ وہ ایسے خوشنما انداز میں انسان کو گمراہ کرتا ہے کہ انسان کو احساس تک نہیں ہوتا۔ اور وہ اپنا کام دکھا جاتا ہے۔ اس کے چند حربے یہ ہیں۔ جن کا بظاہر احساس نہیں ہوتا۔

نماز میں خیالات:۔ آدمی نماز شروع کرتا ہے تو دل میں طرح طرح کے خیالات آنے لگتے ہیں۔ جن کا عام حالات میں کوئی آدمی تصور نہیں کرتا۔ مثلاً:۔ نماز شروع کی۔ ادھر تکبیر تحریمہ شروع کی کہ خیال آ گیا کہ بھینس ابھی تک بھوکی ہے۔ جلدی نماز پڑھ لو اس کے لئے چارہ کا بندوبست کرنا ہے بھینس کا خیال آتے ہی دل میں بھینس کی خوبیوں اور خامیوں کا تذکرہ شروع ہو گیا۔ بس اب کیا ہے زبان سے نماز پڑھی جا رہی ہے۔ اور دل و دماغ بھینس کا طواف کر رہے ہیں۔ اسی طرح اور بے شمار کام ہوتے ہیں۔ ایسے وساوس سے بچنے کے لئے یہ طریقہ ہے کہ نماز سے پہلے ایسے کاموں کو نبٹا لیا جائے۔ جو دوران نماز تنگ کرنے کا باعث ہوں۔ پھر جب نماز پڑھیں تو اس کے معانی پر غور کرتے جائیں۔ انشاء اللہ وسوسے خود بخود دور ہو جائیں گے۔

دعا کے بغیر اٹھ جانا نماز تو ادا کر لی۔ اب دعا کی باری آئی تو پھر شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔ کہ ساری نماز دعا ہی ہے۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو جانتا ہے۔ آپ کو جس چیز کی خواہش ہے۔ خود بخود مل جائے گی۔ چنانچہ آدمی دعا مانگے بغیر ہی اٹھ جاتا ہے۔ جبکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "الدعاء مخ العبادۃ" دعا عبادت کا مغز ہے۔ اس لئے ہر صورت میں دعا مانگنا ضروری ہے۔ ورنہ عبادت کی وہی اہمیت رہ جاتی ہے۔ جو بغیر مغز کی ہڈی کی۔

کپڑے پہننے کے بارے میں گمراہی آنحضورؐ کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ ڈھیلے ڈھالے اور زرق برق والے لباس نہ پہنا کرو۔ کیوں کہ ان سے غرور اور تکبر ٹپکتا ہے۔ تہبند اور شلوار قمیض کو ٹخنوں سے اونچا رکھو۔ البتہ اگر تمہارے دل میں غرور پیدا نہ ہو تو پھر جیسے چاہو کپڑے پہن لو۔ یہ جو استثنیٰ ہے اسی کی آڑ لے کر شیطان انسان پر حملہ کرتا ہے۔ اور اس کے ذہن میں یہ بات بٹھا دیتا ہے کہ تم جیسا چاہو لباس پہنو تمہارے دل میں غرور کا شائبہ تک نہ آئے۔ بلکہ یہ تو نیا رواج ہے۔ اور رواج کے مطابق آپ پہنیں آپ کے دل میں غرور نہ آئے گا۔ چنانچہ بعض آدمی دوران نماز ٹخنے ننگے نہیں کرتے ایسے لوگوں پر شیطان پوری طرح مسلط ہوتا ہے۔

علاج ایسے لوگوں کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے اور صرف دو ہفتے آنحضورؐ کی مبارک سنت کے مطابق پہنیں۔ اگر وہ بلا جھجک دو ہفتے تک ایسا لباس پہن لیں جس کی آنحضورؐ نے تاکید کی ہے۔ تو پھر بے شک جیسا چاہیں لباس پہنیں۔ لیکن اگر وہ سنت کے مطابق لباس نہیں اور دل ملامت کرتا ہے کہ پھر جان لینا چاہئے۔ کہ آج تک شیطان کے چنگل میں پھنسے رہے۔ اب توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور اپنا لباس درست کرنا چاہئے۔

عام گناہ کے بارے میں شیطانی حربے آدمی کوئی گناہ کرنے لگتا ہے تو اس کا ضمیر اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اسے ملامت کرتا ہے۔ اتنے میں شیطان اپنا کام دکھاتا ہے۔ اور آدمی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ایک دفعہ گناہ کر لو بعد میں سرے سے چھوڑ دیں گے۔ اور توبہ کر کے اللہ سے معاف کرا لیں گے۔ اگر صحت کے بارے میں خیال آئے کہ صحت خراب ہو جائے گی۔ تو شیطان تمام بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں کے نام گنوا دیتا ہے۔ کہ فلاں سے علاج کروا لیں گے۔ چنانچہ آدمی گمراہ ہو کر گناہ کر بیٹھتا ہے۔ مثلاً چوری، رہزنی، غیبت، بدکاری وغیرہ اور جب انسان ایک دفعہ گناہ کرتا ہے تو اتنی لذت محسوس کرتا ہے کہ بار بار گناہ کرتا ہے۔ اور گناہ کو چھوڑنا اتنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جتنا کہ کوئی پانی والے کنوئیں میں اینٹ پھینکے۔ اور چاہے کہ وہ تر نہ ہو۔ بلکہ خشک ہی باہر نکال لائے۔ جس طرح کنوئیں میں سے اینٹ نکالنا (خشک) مشکل ہے اسی طرح گناہ کر کے چھوڑنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

ایسے لوگ کئی دفعہ گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور کئی دفعہ گناہ توڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا علاج یہ ہے۔

سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ توبہ کی امید پہ گناہ کیا جائے۔ اس لئے پہلی فرصت میں توبہ کرنی چاہئے

(۲) اس سے بڑا گناہ یہ ہے کہ زندگی کی امید پہ ملتوی کی جائے۔

باقی ص۱۲ پر

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون — ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون — ۷۱۱۹۷۱

کراچی والے حضرات اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹ ـــــ الائیڈ بنک کھوڑی گارڈن میں بھی جمع کروا سکتے ہیں

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

دنیا بعثت نبوی ﷺ کے بعد

آپ ﷺ کی بعثت کے بعد دنیا کی رت بدل گئی، انسانوں کے مزاج بدل گئے، دلوں میں خدا کی محبت کا شعلہ بھڑکا، خدا کے کا ذوق عام ہوا۔ انسانوں کو ایک نئی دھن (خدا کو راضی کرنے اور خدا کی مخلوق کو خدا سے ملانے اور اس کو نفع پہنچانے کی) لگ گئی، جسطرح بہار یا برسات کے موسم میں زمین میں روئیدگی، سوکھی ٹہنیوں اور پتیوں میں شادابی اور ہریالی پیدا ہو جاتی ہے، نئی نئی کونپلیں نکلنے لگتی ہیں، اور در و دیوار پر سبزہ اگنے لگتا ہے۔ اسی طرح بعثت محمدی کے بعد قلوب میں نئی حرارت دماغوں میں نیا جذبہ اور سروں میں نیا سودا سما گیا، کروڑوں انسان اپنی حقیقی منزل مقصود کی تلاش اور اس پر پہنچنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے، ہر ملک اور قوم میں، طبیعتوں میں یہی نشہ اور ہر طبقہ میں اس میدان میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کا یہی جذبہ موجزن نظر آتا ہے۔ عرب و عجم، مصر و شام ترکستان و ایران، عراق و خراسان، شمالی افریقہ اور اسپین اور بالآخر ہندوستان اور جزائر شرق الہند سب اسی صہبائے محبت کے متوالے اور اسی مقصد کے دیوانے نظر آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے انسانیت صدیوں کی نیند سوتے سوتے بیدار ہوئی، آپ تاریخ و تذکرے کی کتابیں پڑھئے، تو آپ کو نظر آئے گا۔ کہ خدا طلبی، اور خداشناسی کے سوا کوئی کام ہی نہ تھا۔ شہر شہر، قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں بڑی تعداد میں ایسے خدا مست، عالی ہمت، عارف کامل، داعی حق، اور خادم خلق، انسان دوست، ایثار پیشہ نظر آتے ہیں، جن پر فرشتے بھی رشک کریں، انہوں نے دلوں کی سرد انگیٹھیاں گرما دیں، عشق الٰہی کا شعلہ بھڑکا دیا، علوم و فنون کے دریا بہا دیئے، علم و معرفت کی محبت کی جوت جگا دی، اور جہالت و وحشت، ظلم و عداوت سے نفرت پیدا کر دی، مساوات کا سبق پڑھایا، دکھوں کے مارے، اور سماج کے ستائے ہوئے انسانوں کو گلے لگایا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بارش کے قطروں کی طرح ہر چپہ زمین پر ان کا نزول ہوا ہے، اور ان کا شمار ناممکن ہے۔

(حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی)

تقویٰ اور خوف خدا کی لگام

میرے بھائی آدمی کا نفس مکار دھوکا دینے والا ہے، وہ ہمیشہ جھوٹے دعوے اور لاف زنی کرتا ہے۔ کہ خواہش نفس میری محکوم ہو گئی ہے، اس سے اس کا ثبوت مانگنا چاہئے، اور اس کا ثبوت صرف یہ ہے کہ وہ اپنے حکم سے ایک قدم نہ اٹھائے، شریعت کے حکم سے چلے، اگر ہمیشہ وہ شریعت کی اطاعت میں سرگرمی دکھاتا ہے۔ تو صحیح کہتا ہے۔ اگر احکام شریعت میں اپنی ہوا و خواہش کے موافق رخصت ڈھونڈنا چاہتا ہے تو وہ بے اقبال ابھی تک اسیر کمند ہوا ہے، اگر غصہ کا غلام ہے۔ تو وہ ایک کتا ہے آدمی کی شکل میں، اگر پیٹ کا غلام ہے تو ایک جانور ہے، اور اگر وہ فاسد خواہشات نفس کا اسیر ہے۔ تو وہ ایک سور خنزیر ہے، اور اگر لباس و زینت کا غلام ہے تو وہ عورت ہے مرد کی صورت میں، لیکن جو شخص اپنے کو احکام شریعت کے مطابق آراستہ کرتا ہے، جسطرف وہ پھیرتی ہے۔ اسی طرف وہ پھر جاتا ہے اس وقت اس کو کہا جا سکتا ہے کہ اس کی صفات اس کی محکوم اور زیر فرمان ہو گئی ہیں۔ پس جن لوگوں کو اللہ نے بصیرت دی تھی اور جو حقائق پر نظر رکھتے تھے، وہ دم واپسیں تک اپنے نفس کو تقویٰ اور خوف الٰہی کی لگام دیئے رہے۔

(شیخ شرف الدین یحییٰ منیری)